

.....جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں.....

نام کتاب : حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ حیات و تعلیمات

تالیف : مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی قادری، شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ

وبانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر

طبع اول : رجب المرجب، 1432ھ جون 2011ء

تعداد اشاعت : ایک ہزار (1000)

قیمت : 35 روپے

ناشر : ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج، حیدرآباد دکن

کمپوزنگ : ابوالبرکات کمپیوٹر سنٹر، مصری گنج، حیدرآباد دکن فون نمبر: 040-24469996

کتابت : محمد عبدالقدیر قادری

پروف ریڈنگ : مولانا محمد حنیف قادری صاحب، مولانا محمد خالد علی قادری صاحب

طباعت : مطبع ابوالوفاء الافغانی، جامعہ نظامیہ، حیدرآباد

ملنے کے پتے : جامعہ نظامیہ، شبلی گنج، حیدرآباد دکن

ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج، حیدرآباد

دکن ٹریڈرس، مغل پورہ، حیدرآباد

عرشی کتاب گھر، میر عالم منڈی، حیدرآباد

ہدی بک ڈسٹریبیوٹرس، پرانی حویلی، حیدرآباد

ملکتیہ رفاه عام، گلبرگہ شریف

تصانیف حضرت بندہ نواز، گیارہ سیڑھی گلبرگہ شریف

ہاشمی محبوب کتب خانہ تعظیم ترک مسجد، بیجاپور

دیگر تاجران کتب، شہر و مضافات

.....

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

حیات و تعلیمات

.....تالیف.....

مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی قادری

شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ وبانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر

.....ناشر.....

ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج حیدرآباد، الہند

Ph.No:04024469996(6:30 to 10:30 pm)

Website: www.ziaislamic.com

Email: zia.islamic@yahoo.co.in

.....فہرست.....

4	ترویج دین میں سلطان الہند کا اسلوب
5	ولادت باسعادت اور بچپن
6	علوم ظاہری میں کمال
6	طلب حق کیلئے سفر
7	دربار نبوی سے قطب المشائخ کا خطاب
9	تاجدار کائنات کے دربار میں حاضری
10	حضرت داتا گنج بخش کی زیارت
11	تاثیر ولایت
12	دیار ہند میں اسلام کا ظہور
13	سلطان الہند کا ہندوستان میں ورود
14	اناسا گرایک کوزہ میں
16	لشکر اسلام کو ہند میں آنے کی اجازت
17	اونٹ اپنے مقام سے اٹھ نہ سکے
17	مشت خاک کی کرامت
18	نماز کی برکت سے جادو کا طلسم ٹوٹ گیا
21	ہزاروں سانپ سایہ دار درخت بن گئے
21	جے پال کا آسمان کی طرف اڑنا
22	مراتب عالیہ سے سرفرازی
23	اخلاق کریمانہ کا غیروں پر اثر

23	مختلف علاقوں کی طرف خلفاء کی روانگی
24	کرامات کی حقانیت
35	سلطنت کی بشارت
36	آتش پرست ولی کامل ہو گئے
37	خادموں کی دستگیری
اخلاق و عادات، تعلیمات و ملفوظات.....
38	فیاضی و دریادلی
38	پڑوسی کا خیال
39	مریدین و معتقدین پر خصوصی توجہ
40	عفو و بردباری
41	درویشوں کے ساتھ حسن سلوک
42	پردہ پوشی
42	خوف خدا
42	محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
43	پیر و مرشد کی عزت و تکریم
44	شریعت پر استقامت کی نصیحت
44	احکام اسلام پر عمل پیرا ہونے کی تلقین
46	لباس مبارک
47	تعلیمات و ملفوظات
54	وصال مبارک



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ، وَأَصْحَابِهِ الْأَكْرَمِينَ
أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ أَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا
تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ. ترجمہ: بے شک
جن لوگوں نے کہا: اللہ ہمارا رب ہے، پھر اس پر ثابت قدم رہے، ان کے پاس فرشتے
اس پیغام کے ساتھ نازل ہونگے (اور کہیں گے کہ) تم مت ڈرو اور نہ رنجیدہ ہو اور
بشارت ہو تم کو اس جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ (سورۃ حم السجدة - 30)

قرآن شریف میں اللہ والوں کا جو خاص وصف بیان کیا گیا وہ ان کی
استقامت ہے، دراصل استقامت یہ ہے کہ احکام اسلام کو ہر طرف عام کرنے کی مسلسل
کوشش کی جائے، اس راہ میں جو مشکلات و مصائب درپیش ہوں ان کا مقابلہ کیا جائے
اور ہمیشہ اپنے نصب العین میں قوت ارادی کو مضبوط و مستحکم رکھا جائے، یہی عزیمت ہے
اور اسی کا نام استقامت ہے۔

استقامت وہ بیش بہا دولت اور عظیم رتبہ ہے کہ ہر طرح کی بزرگی اور کرامت
اس کے ماتحت ہوتی ہے، جیسا کہ کہا گیا: الْأَسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْكَرَامَةِ.
استقامت، کرامت سے بڑھکر ہے۔

اس بات میں دورائے نہیں کہ شریعت پر استقامت ہر بندہ مومن کا نصب
العین ہے، اس کے لئے اپنے مقصد کی تکمیل نہایت ضروری ہے اور منزل مقصود تک پہنچنے

کے لئے کسی رہبر اور رہنما کی پیروی بے حد ضروری ہے، ہمارے لئے بڑی سعادت کی
بات ہے کہ رب العالمین نے ہماری ہدایت اور رہنمائی کے لئے اپنے محبوب بندوں
کو دنیا میں بھیجا کرتا ہے، تاکہ ان کی استقامت کو دیکھ کر ہم اپنے عقیدہ و ایمان پر ثابت
قدم ہو جائیں اور ان کے اخلاق و کردار کو دیکھ کر ہم اپنے علم و عمل میں اخلاص و للہیت پیدا
کرنے کی کوشش کریں۔

چنانچہ اب جس ہستی کا ذکر کیا جا رہا ہے وہ امام الاولیاء، قدوة الاصفیاء، غواص
بحر معرفت، سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

ترویج دین میں سلطان الہند کا اسلوب

سرزمین ہند میں جہاں ہزار ہا برس سے معبودان باطلہ کی پرستش کی جاتی
تھی، اس زمین کی ہواؤں اور فضاؤں نے اسم باری تعالیٰ و نام مصطفویٰ علی صاحبہ الصلوٰۃ
والسلام کی برکت سے اپنی سماعت کو بہرور نہ کیا تھا، جہاں ظلم و استبداد، حق تلفی اور قتل
وغارت گری کو عزت و شان تصور کیا جاتا تھا، سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمان نبویؐ پر یہاں تشریف لا کر اس سرزمین کو جنت نشاں بنایا، باطل پرستی کا قلع قمع
فرما کر ذرہ ذرہ کو معرفت آگاہ و حق شناس بنادیا۔ شجر اسلام کا بیج بونے کیلئے آپکو پرخطر
حالات کا سامنا کرنا پڑا، آپ اور آپکے مریدین کی مختصر جماعت کے سوا سارے دیار ہند
میں باطل پرستوں کا شور و غلبہ تھا، اس اجنبی ماحول میں آپ نے مخالفت کی ہواؤں کا
جبل استقامت بن کر مقابلہ کیا۔

آج کے پرفتن دور میں تعلیمات اسلامیہ عام کرنے اور اشاعت دین کے
لئے نصیحت و موعظت کا اسلوب اپنانے کی ضرورت ہے کیونکہ اسلام کا پیام باہم محبت و

الفت کا فروغ اور امن و سلامتی کی اشاعت ہے، ہمیں اسلاف کرام و صالحین عظام کے اسلوب تبلیغ کو اپنانا چاہئے۔ خواجہ ہند حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے ہندوستان میں شیع اسلام کو روشن کیا اور اسلام کے پیغام کو عام کیا جب ہندوستان تشریف لائے تو اپنے ساتھ لشکر جبار، تیر و تلوار لے کر نہیں آئے بلکہ اخلاق احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم بلند کردار اور اسلامی اقدار لے کر آئے، حضرت سیدنا غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ آیات قرآنیہ احادیث نبویہ اور بزرگان دین کے اقوال و اعمال کا ذکر فرما کر لوگوں کی اصلاح فرماتے، حاضرین اپنے حالات کے مطابق مستفیض ہوتے، آپ کی مبارک مجالس میں شریعت و طریقت اور حقیقت و معرفت کی طرف لوگوں کو متوجہ کیا جاتا اور فرائض و سنت کی ادائیگی، ریاضت و مجاہدہ، پاکیزگی و خلوص، طہارت و نفاست، صدق و صفا، خوف خدا، اور مخلوق خدا کی خدمت کی تعلیم دی جاتی۔

ولادت باسعادت اور بچپن

خواجہ خواجگاں، سلطان الہند، حضرت خواجہ سید معین الدین حسن بھڑی غریب نواز قدس سرہ نہایت عبادت گزار، دیندار اور پرہیزگار گھرانے میں ایران کے صوبہ بھستان میں واقع قریہ بھڑ میں 14 رجب المرجب 537ھ ماہ اپریل 1143ء بروز دوشنبہ صبح صادق کے وقت تولد ہوئے۔ (معین الارواح ص 36)

والد گرامی کا اسم مبارک حضرت سید غیاث الدین حسن الحسینی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ آپ اپنے والد گرامی کے واسطہ سے حسینی ہیں اور بذریعہ والدہ محترمہ حسنی سادات سے ہیں۔ سلسلہ پدری بارہ واسطوں اور سلسلہ مادری گیارہ واسطوں سے حضرت مولائے کائنات سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔ (لخص از اقتباس الانوار، ص

علوم ظاہری میں کمال

حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ پندرہ سال کی عمر مبارک کو پہنچے کہ والد ماجد کا وصال ہو گیا، دوسرا قول پندرہ سال سے کم عمر کا بھی ہے، دو سال بعد والدہ ماجدہ کا بھی وصال ہو گیا، ترکہ میں ایک باغ تھا، آپ عبادت و اذکار میں مشغول رہتے ہوئے باغبانی کیا کرتے، لیکن جب آپ کو حضرت ابراہیم قندوزی رحمۃ اللہ علیہ سے نعمت ملی تو آپ کو مزید طلب علم و کمال کا اشتیاق ہوا، اور آپ علوم ظاہری میں کمال حاصل کرنے کے لئے نیشاپور تشریف لے گئے اور اعلیٰ علوم حاصل کر کے ایسے باکمال ہو گئے کہ وقت کے مشہور عالم آپ کی خدمت میں اپنے اشکالات و سوالات پیش کرتے اور آپ انہیں اشکالات کے حل بتلاتے اور سوالات کے تشفی بخش جوابات دیتے۔ (لخص از مرآۃ الاسرار: طبقہ ۱، ص: ۵۹۳)

طلب حق کیلئے سفر

حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کے والد گرامی سے وراثت میں جو باغ ملا تھا آپ نے اسے فروخت کر دیا اور اس سے حاصل ہونے والی رقم کو راہ خدا میں خرچ کر کے علم و عرفان کی پیاس بجھانے کیلئے رخت سفر باندھا، مختلف شہروں میں مدت تک قیام کیا، سمرقند، بخارا، عرب و عراق کا سفر کرتے ہوئے سنجان پہنچے جہاں آپ نے خواجہ نجم الدین کبریا رحمہ اللہ سے ملاقات کی، پھر بغداد میں حضرت ابو نجیب ضیاء الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اور ہمدان میں خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ محافل گرم رہیں، تلاش حق و طلب معرفت نے آپ کو قصبہ ہارون میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے در تک پہنچا دیا، ابتداء میں ڈھائی سال تک مسلسل پیر

طریقت کی صحبت اختیار کر کے ریاضت و مجاہدہ کے بعد مرتبہ کمال کو پہنچے۔ (ملخص از مشکوٰۃ النبوة، ج: 4، ص: 100۔ مراۃ الاسرار، ص: 593)

بعد ازاں بیس سال سفر و حضر، جلوت و خلوت میں آپ نے اپنے پیرومرشد کی خدمت انجام دی، جب آپ کی عمر شریف (۵۲) سال ہوئی تو حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے بلا طلب خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ (ملخص از مشکوٰۃ النبوة، ج: 4، ص: 101)

اکتساب فیض کا یہ سلسلہ جاری رہا اور آپ نے اپنے بحر معرفت کو مزید موجزن کرنے کے لئے بارگاہ غوثیت سے باریاب ہوئے، چنانچہ ”حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان تشریف لانے سے پہلے پانچ ماہ سات دن حضور غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہ کر اکتساب فیض کیا۔“ (مشکوٰۃ النبوة، ج: 4، ص: 100، پنج گنج فارسی، در ذکر اولیاء ہندوستان، ص: 75، مراۃ الاسرار، ص: 594)

دربار نبوی سے قطب المشائخ کا خطاب

خواجہ غریب نواز سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین حسن سبزی قدس اللہ سرہ اپنے پیرومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کے ملفوظات مبارکہ انیس الارواح میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ دعا گواضعف عباد اللہ معین الدین حسن سبزی شہر بغداد شریف میں گیا، حضرت خواجہ عثمان ہارونی کو تلاش کیا، لوگوں نے کہا کہ حضرت خواجہ جنید بغدادی کی مسجد میں نماز کے واسطے تشریف لے گئے ہیں، یہ سن کر میں حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ کی مسجد میں گیا اور مولائی و مرشدی حضرت عثمان ہارونی قدس اللہ سرہ کی زیارت و قدمبوسی سے مشرف ہوا اس وقت بہت سے مشائخ کبار خدمت اقدس میں حاضر تھے۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ دو رکعت نماز پڑھو، میں نے حکم کی تعمیل کی، آپ کھڑے ہو گئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی جانب منہ کیا اور زبان مبارک سے فرمایا کہ الہی! میں ان کو تیرے سپرد کرتا ہوں، اسکے بعد بغداد شریف سے روانہ ہو کر مکہ معظمہ تشریف لائے اور یہ درویش ہم رکاب تھا، آپ مجھے پایادہ کعبہ شریف لے گئے اور فقیر کے حق میں دعاء خیر کی، آواز آئی: کہ ہم نے معین الدین حسن سبزی کو قبول کیا، وہاں سے روانہ ہو کر مدینہ منورہ حاضر ہوئے، میں بھی ہمراہ تھا، جب حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر پہنچے تو مجھ سے ارشاد فرمایا کہ سلام کرو! میں نے سلام عرض کیا، روضہ مبارک سے آواز آئی ”وعلیکم السلام یا قطب المشائخ“ اس آواز کے آنے پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ آپ کا معاملہ درجہ کمال کو پہنچا۔ (حیات خواجہ۔ ص 20/21)

روایت ہے کہ ایک روز حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ سرہ نے حضرت خواجہ غریب نواز قدس اللہ سرہ کو ایک خاص مجلس میں طلب فرمایا، اس وقت اکثر مشائخ عظام موجود تھے، آپ تشریف لے گئے، پیرومرشد نے ارشاد فرمایا: اے معین الدین! وضو کرو اور دو رکعت نماز ادا کرو، حضرت نے اپنے پیرومرشد کے حکم کی تعمیل کی اور قبلہ رو بیٹھے اور حکم کے مطابق پہلے سورہ بقرہ پڑھی اور پھر ۲۱ بار درود شریف پڑھا۔ اسکے بعد حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ سرہ نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور آسمان کی طرف منہ کر کے فرمایا: اے معین الدین! میں نے تجھ کو خدائے عز و جل تک پہنچا دیا اور بارگاہ کبریا کا مقبول بنادیا، اور آپ کے سر مبارک کے تمام بال تراشنے اور کلاہ چارتر کی سرمباک پر رکھی، اور جو اسم اعظم پیران عظام سے سینہ بسینہ چلا آتا تھا وہ اور کملی مبارک عطا فرمائی اور

فرمایا: ایک ہزار بار سورہ اخلاص پڑھو جب آپ پڑھ چکے تو ارشاد فرمایا کہ اوپر سر اٹھا کر دیکھو حضرت خواجہ غریب نواز قدس اللہ سرہ نے جب سر اٹھایا تو عرش معلیٰ سے تحت الثریٰ تک نظر آیا۔ پھر فرمایا کہ ایک ہزار بار سورہ اخلاص پڑھ کر دیکھو جب حضرت نے دیکھا تو حضرت خواجہ ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا کہ اب کیا نظر آتا ہے آپ نے عرض کیا کہ حجاب عظمت دیکھتا ہوں، فرمایا: اے معین الدین! شکر کرو آپ اپنے مقصد کو پہنچ گئے، پھر فرمایا: سامنے جو اینٹ پڑی ہے وہ لیکر آؤ، حضرت غریب نواز نے وہ اینٹ اٹھائی تو وہ سونے کی ہوئی، پھر فرمایا: اس کو محتاج اور مسکین پر تقسیم کر دو، آپ نے اسی وقت تقسیم کر دی اور بیس برس تک اپنے پیرومرشد کی خدمت میں رہے، جب بھی سفر کا اتفاق ہوتا تو اپنے پیرومرشد کا سامان، جامہ وغیرہ اپنے سر پر رکھ کر ہمراہ جاتے۔

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد

ہر کہ خود را دید او محروم شد

(حیات خواجہ 23/24)

دیار ہند میں اسلام کا ظہور

حضرت غریب نواز رحمہ اللہ کی ہندوستان میں آمد سے قبل مسلمان یہاں دو راہوں سے داخل ہوئے، دوسری صدی ہجری کے آغاز میں کاروان امن کے سترہ سالہ سپہ سالار حضرت محمد بن قاسم ثقفی رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں ایک لشکر جہاں سندھ پر جوابی کارروائی کیلئے حملہ آور ہوا، اس کی وجہ یہ ہوئی کہ سیلون کے حکمران کی جانب سے بھیجے گئے تحائف کو سندھ والوں نے لوٹ لیا تھا، پھر تین سو سال بعد تقریباً ۱۷۰۰ء میں سلطان محمود غزنوی نے کاروان امن کا رخ ہندوستان کی طرف کیا، اس طرح دیار ہند میں اسلام کی

آمد ہو چکی تھی، مگر محدود و مختصر آبادی اس دین سے واقف تھی۔ (ملخص از مسلمانوں کے عظیم فرمانروا، ص: 190)

ارض ہند کی دوسری جانب جنوبی ساحلی علاقہ میں خلفاء راشدین کے دور سے ہی صحابہ کرام و تابعین کا ورود مسعود از راہ تجارت ہوتا رہا، ان حضرات کی آمد سے ساحلی علاقہ میں یقیناً انہیں بلند ہوتی رہیں اور وحدانیت کے پرستاروں کا اثر دہام بھی ہونے لگا۔ سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو حق تعالیٰ نے اس عظیم کارنامہ کیلئے منتخب فرمایا کہ آپ کی قوت روحانی و جہد مسلسل سے ملک کے دشت و دریا اور قلب و جوانب میں ایمان و اسلام کی بہار چھا گئی، حضرت غریب نواز کی تشریف آوری سے پہلے دیار ہند میں اسلام آیا ضرور تھا، مگر خاطر خواہ پھیلا نہیں تھا اور آپ کے وجود باوجود کی برکت سے دیار ہند میں ہر طرف اسلام کا اجالا بھیل گیا۔

تاجدار کائنات کے دربار میں حاضری

صاحب خزینۃ الاصفیاء تحریر فرماتے ہیں کہ جب حضرت خواجہ غریب نواز قدس اللہ سرہ اپنے پیرو روشن ضمیر سے اجازت حاصل کر کے رخصت ہوئے، اطراف عالم میں سفر فرماتے ہوئے دردمندوں کی چارہ سازی، تشنگان علوم و معارف کی سیرابی فرماتے رہے۔ جہاں آپ کی شہرت ہو جاتی وہاں سے چھپ کر چلے جاتے۔ اس طرح تھوڑے دنوں میں آپ کعبہ شریف تشریف لے گئے اور وہاں سے مدینہ منورہ میں حاضر ہو کر روضہ مقدسہ کی زیارت سے مشرف ہوئے، ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ سے ندا آئی کہ معین الدین چشتی کو بلاؤ چنانچہ بارگاہ رسالت کے خدام حضرت خواجہ غریب نواز قدس اللہ سرہ کو روضہ منورہ پر لے گئے اس وقت آپ کا عجب

حال تھا نالاں و گریاں صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہوئے روضہ مقدسہ پر حاضر ہو کر نہایت مودب دست بستہ کھڑے ہوئے، دربار کبریا سے آواز آئی اے قطب المشائخ قریب آئیے! آپ بحالت وجد اندر حاضر ہوئے اور جمال جہاں آرائے سرور کائنات، فخر موجودات، رحمۃ للعالمین، محبوب خدا، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے، ارشاد ہوا کہ معین الدین! آپ خاص ہمارا دین ہیں آپ پر لازم ہے کہ ہندوستان کی طرف جائیں اور وہاں ایک شہر اجمیر ہے آپ کے سبب سے وہاں پر اسلام کی شمع روشن ہوگی، آپ نے عرض کیا کہ ارشاد عالی کی تعمیل کے لئے بسر و چشم حاضر ہوں مگر ہندوستان واجمیر سے ناواقف ہوں، کس طرف جاؤں؟ چنانچہ حضور سرور عالم رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندوستان اور شہر اجمیر کی طرف رہنمائی فرمائی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب ارشاد آپ نے اقلیم ہند کی طرف چالیس مریدین و وابستگان کے ساتھ مراجعت فرمائی۔ (حیات خواجہ۔ ص 29)

سلطان الہند کا ہندوستان میں ورود

تاریخ ہند پر لکھی گئی مستند و قابل اعتبار کتابوں سے ثابت ہے کہ دیار ہند میں یہ اسلامی بہار، اللہ اکبر کی گونج، شعائر اسلام کی تابندگی، ایمان والوں کے قلوب میں روشن شمعوں کی نورانیت، حق کی خاطر مر مٹنے کا جذبہ، امن و سلامتی کی فضائیں، راحت و سکون کی ہوائیں، شائستہ تہذیب اور پاکیزہ تمدن کے گلستان، انسانیت کی حیثیت سے بین الاقوامی محبتوں کے چمنستان، غرض کہ ہر طرح کی خیر و خوبی خواجہ خواجگاں حضرت غریب نواز قدس سرہ کی ذات پاک کی برکتوں کا خلاصہ ہے اور آپ ہی کی تعلیمات کی مرہون منت ہے، آپ کی گفتار سے لاکھوں قلوب زندہ ہوئے اور آپ کے کردار سے سرزمین ہند کے

گوشہ گوشہ میں خوش اخلاقی و راست بازی کے سبزے لہرائے۔

جب حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی ہندوستان آمد ہوئی، آپ کی استقامت کا امتحان شروع ہو گیا، جب پرتھوی راج نے اپنے علاقہ میں اسلام کی روشنی دیکھی تو تاب نہ لاسکا اور اپنی کوتاہ پھونکوں سے شیع اسلام کو بجھانے کی ناپاک کوشش کرنے لگا، وہ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے وابستگان کو ہندوستان سے رخصت کرنے کے لئے ہر طرح کے تھکنڈے استعمال کرنے لگا، مصائب و مشکلات میں الجھانے کی کوشش کی، جہاں کہیں آپ تشریف فرما ہوئے وہاں سے چلے جانے کے لئے زحمت دیجاتی، ستم کی انتہاء یہ تھی کہ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے جاں نثاروں کے لئے پانی پر پابندی لگا دی گئی، اجمیر کے تالاب اناساگر پر سپاہیوں کا پہرا لگا دیا گیا گویا وہ بادشاہ آپ کے ساتھ انسانیت سوز حرکتیں کرنے کے درپے ہو گیا، بلکہ اس سے بھی کم تر سلوک کرنے لگا، اسکے باوجود بھی آپ کی ثابت قدمی میں رفق برابر فرق نہ آیا، آپ اشاعت دین متین کے لئے مکمل کمر بستہ رہے اور کبھی اپنے پائے استقلال کو ڈگمگانے نہ دیا۔

حضرت داتا گنج بخش کی زیارت

حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ غزنی سے لاہور تشریف لائے اور وہاں آپ نے حضرت خواجہ علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار کی زیارت کی اور دہلی کا رخ کیا، اس وقت دہلی پرتھوی راج چوہان کا پایہ تخت تھا۔ پھر اسکا دارالسلطنت اجمیر بنایا گیا، خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ، حضرت مخدوم علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری قدس سرہ کے مزار پر انوار کے پاس معکف رہے اور آپ کی مدح میں اشعار کہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا

ناقصاں را پیر کامل کا ملاں را رہنما

حضرت داتا گنج بخش سے فیوض باطنی حاصل کرنے کے بعد لاہور سے دہلی رونق افروز ہوئے، وہاں چند ایام قیام فرما کر اجیر شریف روانہ ہوئے جب آپ قصبہ سمانا پٹالہ میں پہنچے تو رائے پتھوراکے آدمیوں نے حضرت غریب نواز کو اس حلیہ کے مطابق پایا جو بادشاہ کی ماں نے بتایا تھا چنانچہ اذیت پہنچانے کے ارادے سے دشمنوں نے آپ کو فریب دیکر وہاں قیام کیلئے عرض کیا، مگر باطنی فراست سے آپ کو ان کے دجل و فریب پر اطلاع ملی، حضرت غریب نواز نے انکی بات کو ٹال دیا اور علانیہ اپنے خدام کے ساتھ تشریف لے چلے اور دسویں محرم کو شہر اجیر میں رونق افروز ہو کر ایک پتیل کے درخت کے نیچے قیام فرمایا جہاں بادشاہ کے اونٹ بیٹھا کرتے تھے۔ (حیات خواجہ۔ ص: 30)

اونٹ اپنے مقام سے اٹھ نہ سکے

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ایک مقام پر تشریف فرما ہوئے، ساربان (اونٹ سوار) وہاں آئے اور حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو وہاں بیٹھے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہاں سے اٹھو، یہاں راجہ کے اونٹ بیٹھا کرتے ہیں لیکن اس کی بات کی طرف توجہ نہ ہوئی، جب اس نے شدت اختیار کی تو حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اچھا ہم جاتے ہیں، تمہارے اونٹ یہاں بیٹھیں گے، یہ کہہ کر آپ وہاں سے اٹھے اور تالاب اناساگر کے کنارہ پر آ کر قیام فرمایا۔

یہ بہت ہی صاف و ستھرا اور خوبصورت منظر تھا جو حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو بہت پسند آیا، آپ وہاں بیٹھ کر عبادت میں مشغول ہو گئے، جب راجہ کے اونٹ

وہاں جا کر بیٹھے تو حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت سے وہ ایسے بیٹھے کہ اٹھ نہیں سکتے تھے، ساربانوں (اونٹ سواروں) نے یہ ماجرا راجہ کے سامنے بیان کیا، راجہ نے کہا اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ تم اس درویش کے پاس جا کر معافی مانگو، ساربانوں (اونٹ سواروں) نے جب حضرت غریب نواز کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی طلب کی تو آپ نے فرمایا جاؤ، تمہارے اونٹ اٹھ کھڑے ہیں، جب ساربان (اونٹ سوار) وہاں گئے تو دیکھا کہ اونٹ کھڑے ہیں، انہوں نے راجہ کے پاس جا کر واقعہ بیان کیا تو وہ خوف زدہ و حیرت زدہ ہوا۔ (اقتباس الانوار۔ 361/362)

اناساگر ایک کوزہ میں

ایک مرتبہ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خادم ”اناساگر“ سے وضو کے لئے لینے گئے تو وہاں خلاف معمول راجہ کے سپاہی پہرہ دے رہے تھے، جب خادم نے گھرے میں پانی بھرنا چاہا تو سپاہیوں نے سختی سے منع کر دیا اور کہا کہ اب تم اس کو نہیں چھو سکتے ہو تالاب کے پانی کو گندہ مت کرو۔ خادم نے کہا کہ پانی تو جانوروں پر بھی بند نہیں کیا جاتا۔ ہم تو انسان ہیں اس پر سپاہیوں نے کہا کہ تم حیوانوں سے بھی بدتر ہو۔ خادم نے آ کر جب آپ کو سارا ماجرا سنایا تو آپ نے فرمایا کہ سپاہیوں سے کہو کہ اس مرتبہ ایک گھڑا پانی لے لینے دو پھر ہم اپنا کوئی اور انتظام کر لیں گے۔ آپ کے حکم پر جب خادم دوبارہ تالاب پر پانی لینے گیا تو سپاہیوں نے تمسخر اڑاتے ہوئے کہا کہ آج گھڑا بھرو! اس کے بعد تمہیں یہاں سے پانی لینے کی اجازت نہیں ہوگی۔ چنانچہ خادم نے حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق وہ گھڑا بھر لیا۔ راجپوت سپاہیوں کیساتھ ساتھ مسلمان خادم پر بھی حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ گئے، وہ یہ دیکھ کر تعجب میں پڑ گئے کہ اناساگر

تالاب کا سارا پانی ایک چھوٹے سے برتن میں سمٹ کر آ گیا۔ جس تالاب کے پانی پر سپاہی تکبر کر رہے تھے وہ پانی سے خالی ہو چکا تھا۔ اس قوم کے نزدیک یہ جادوگری کا ایک عظیم الشان مظاہرہ تھا۔ یہ دیکھ کر راجپوت سپاہی وہاں سے خوفزدہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ آپ کے خادم بھی حضرت کی خدمت میں واپس آئے اور آپ کو سارا واقعہ سنایا۔ پورے شہر اجمیر میں ہنگامہ برپا تھا، اناساگر تالاب کے خشک ہونے کی خبر سب کیلئے حیران کن تھی۔ پرتھوی راج مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کو ہر صورت میں روکنا چاہتا تھا۔ مشیروں نے اسے مشورہ دیا کہ اس مسلمان فقیر کا مقابلہ ہندو جادوگر ہی کر سکتے ہیں۔

لیکن اس سے پہلے شہر اجمیر کے چند معززین اناساگر تالاب کی سابقہ پوزیشن بحال کرنے کی استدعا لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اگر تالاب کا پانی اسی طرح خشک رہا تو بہت سارے انسان پانی کے بغیر مر جائیں گے۔ چنانچہ آپ نے اسلام کی رواداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ تو حق کے نافرمانوں کیلئے ایک چھوٹی سی جھلک ہے۔ ورنہ ہمارا مذہب تو کسی کتے کو بھی پیاس سے تڑپتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔ یہ فرما کر آپ نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ برتن کا پانی تالاب میں واپس ڈال دیا جائے۔

جب گھرے کا پانی آپ کے حکم سے تالاب میں ڈالا گیا تو لوگ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ تالاب ایک بار پھر پانی سے لبالب اور بھرا ہوا ہے۔

بت پرستوں اور پرتھوی راج کیلئے حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے یہ ایک بہت بڑا پیغام تھا۔ جسے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے بجائے وہ سرکشی پر اتر آیا، اسلام اور اہل اسلام کے خلاف سازشیں رچنے لگا، حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

اور آپ کی خدمت میں رہنے والے درویشوں پر زیادتیاں کرنے لگا۔

لشکر اسلام کو ہند میں آنے کی اجازت

جب پرتھوی راج اپنے بغض و عناد سے باز نہیں آیا اور مظالم کی انتہاء کر دی تو حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی روحانی قوت کے ذریعہ ظلم و جبر کی سلطنت کا تختہ الٹ دیا اور سرزمین ہند میں امن و آشتی کی فضا ہموار کرتے ہوئے حکومت کی باگ ڈور سلطان معز الدین عرف شہاب الدین غوری کے حوالہ فرمادی اور قوم کو پرتھوی راج کی بربریت سے نجات دلادی، جیسا کہ شیخ محقق حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپ پتھو رارائے (پرتھوی راج) کے دور حکومت میں اجمیر تشریف لائے اور عبادت الہی میں مشغول ہو گئے، پتھو رارائے اس زمانہ میں اجمیر میں ہی مقیم تھا، ایک روز اس نے آپ کے ایک مرید کو کسی وجہ سے ستایا، آپ نے کہلا بھیجا کہ اسے مت ستاؤ! لیکن اس کا سر غرور و تکبر سے بھرا ہوا تھا، وہ باز نہ آیا اور اس مرید کے بارے میں ناشائستہ کلمات کہے تو آپ نے فرمایا: ”پتھو رارا زندہ گرفتہ بدست لشکر اسلام دادم“، یعنی پتھو راکو زندہ گرفتار کر کے میں نے لشکر اسلام کے ہاتھ میں دے دیا، انہی ایام میں شہاب الدین غوری لشکر لیکر غزنی سے ہندوستان پر حملہ آور ہوئے، پتھو رانے مقابلہ کیا لیکن اللہ کے حکم سے زندہ گرفتار ہو گیا۔ (اخبار الاخیار، ص: 55، مراۃ الاسرار، ص: 599، سیر الاولیاء، ص: 56)

مشت خاک کی کرامت

مخالفین اسلام کے دلوں میں آتش غیظ و غضب بھڑک اٹھی، اور ہتھیار سنبھال کر

حملہ آور ہوئے اس وقت حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نماز میں مشغول تھے، نماز سے فراغت کے بعد جب خادموں نے اطلاع دی تو آپ اٹھے اور مٹی بھر مٹی اٹھا کر اس پر آیت الکرسی دم کی اور کفار کی طرف پھینک دی، وہ مٹی جس شخص پر پڑی اس کا جسم خشک ہو گیا، اور وہ بے حس ہو کر رہ گیا، یہ دیکھ کر سب لوگ وہاں سے بھاگ گئے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت غریب نواز کی ولایت محمدی تھی، غرض یہ کہ جب دشمنوں نے دیکھا کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا مقابلہ ممکن نہیں تو انہوں نے لڑائی ترک کر دی۔ (اقتباس الانوار۔ 362/363)

نماز کی برکت سے جادو کا طلسم ٹوٹ گیا

جب دشمن اپنی کوششوں میں ناکام ہو گئے تو وہ بت خانہ میں جا کر بڑے برہمن کے سامنے فریاد کی، سارا ماجرا بیان کیا اور امداد کی درخواست کی پہلے تو وہ برہمن خاموش رہا، اس کے بعد کہنے لگا کہ اے دوستو! یہ درویش اپنے مذہب میں بہت بڑے بزرگ اور صاحب کمالات ہیں، میں ان کے مقابلہ میں سحر اور جادو کے سوا کوئی چارہ کار نہیں جانتا، چنانچہ ان سب کو جادو سکھایا اور کہا کہ اسے پڑھتے رہو، شاید کہ یہ درویش یہاں نہ رہ سکے، کفار نے وہ جادو پڑھنا شروع کیا، اور برہمن ان کے آگے ہولیا، جب حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے قریب پہنچے تو سب کفار اپنے پیشوا کی پناہ لے کر پیچھے کھڑے ہو گئے، اور جادو پڑھنے لگے، اس اثنا میں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید کو معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ جادو پڑھ رہے ہیں، اس نے جا کر آپ کو اطلاع دیدی، آپ نے فرمایا: ان کا جادو ہم پر کوئی اثر نہیں کر سکتا، بلکہ جادوگر برہمن خود بخود سیدھا ہو جائے گا، آپ یہ کہہ کر نماز میں مشغول ہو گئے، جب کفار حضرت خواجہ غریب نواز

رحمۃ اللہ علیہ کے قریب پہنچے اور آپ کے جمال باکمال کا مشاہدہ کیا تو ان کی زبانیں بولنے سے اور پاؤں چلنے سے معذور ہو گئے جس جگہ کھڑے تھے، وہیں کھڑے رہ گئے، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو کفار کی طرف مڑ کر دیکھا، ان کے پیشوا نے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ انور دیکھتے ہی اسلام قبول کر لیا، کفار نے اسے بہت نصیحت کی لیکن سود مند ثابت نہ ہوئی، بلکہ وہ ان کی نصیحت سے غصہ ہوا اور ڈنڈا ہاتھ میں لے کر ان کو مارنے لگا، اور بہتوں کا صفایا کر دیا، باقی پریشان ہو کر بھاگ نکلے، حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اس پیشوا کی بہت دلجوئی فرمائی اور خود پانی کا پیالہ بھر کر اسے پینے کے لئے دیا، حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ کا دیا ہوا پانی پیتے ہی ظلمت ہستی صاف ہو گئی اور نور عرفان سے اس کا قلب منور ہو گیا، چنانچہ اس نے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں پر سر رکھ کر عرض کیا کہ حضور کی شان جمال دیکھ کر مجھے بے حد شادی و خوشی حاصل ہوئی ہے، آپ نے فرمایا کہ میں نے بھی تمہارا نام شادی رکھا ہے، جب یہ خبر راجہ تک پہنچی تو وہ پہلے سے زیادہ حیران ہوا، اور ایک بڑے جادوگر کو مقابلہ کے لئے تیار کیا۔

اجمیر کے قریب ایک جادوگر رہتا تھا، جس کا نام جیپال تھا، وہ سارے ہندوستان میں جادوگری میں بے نظیر تھا، اور راجہ اس کا بڑا معتقد تھا، اس کے ایک ہزار پانچ سو چیلے تھے، ان میں سے ساتھ سو چیلے جادوگر تھے، باقی اپنے فن میں بڑے عیار تھے، راجہ نے اس جوگی کے سامنے سارا ماجرا بیان کیا، اس نے اپنے تمام چیلوں اور گرد و نواح کے لوگوں کو جمع کیا اور بادشاہ سمیت حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے مقابلہ کے لئے روانہ ہو گیا، اس کی کیفیت یہ تھی کہ اس نے ایک ہرن کی کھال پر پھونک مار کر اس کو

ہوا میں معلق کر دیا اور خود اس پر سوار ہو کر اپنے لاؤ لشکر اونٹ، گھوڑے اور ہاتھی لے کر حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے مقابلہ کے لئے آگے بڑھنے لگا۔ اس لشکر کی آمد سے سارے شہر میں شور مچ گیا۔ (اقتباس الانوار۔ ص 363 تا 364)

جب حضرت غریب نواز کو ان کے آنے کی خبر ہوئی تو آپ نے اٹھ کر وضو کیا اور اپنے گرد ایک دائرہ کھینچ لیا اور ساتھیوں سے فرمایا کہ ہمت رکھو، جب وہ نزدیک پہنچے تو آپ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ تم لوگ ہمیں کیوں اذیت دے رہے ہو، کیا تم یہ چاہتے ہو کہ سب نیست و نابود ہو جاؤ؟ انہوں نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ آپ لوگ تالاب انا سا گر سے وضو اور غسل نہ کریں، کیونکہ اس سے پانی خراب ہو جاتا ہے اور استعمال کے قابل نہیں رہتا، بلکہ ہمارا اصلی مقصد یہ ہے کہ تم لوگ یہاں سے خود بخود چلے جائیں اور یہی تمہارے لئے بہتر ہوگا، ورنہ ہم جادو کی طاقت سے تمہیں یہاں سے نکال دیں گے، اس دوران حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ احقاق حق کے لئے اپنی کرامت سے انا سا گر کو کوزہ میں بھر دیا، یہ دیکھ جے پال جادوگر ششدر رہ گیا پھر ادھر تالاب میں جتنے جانور تھے سب مرنے لگے بلکہ اکثر مر گئے، یہ دیکھ کر جیپال نے کہا کہ یہ کون فقیر ہے جو اتنے جانداروں کی جان لے رہا ہے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا: اگر طاقت ہے تو آؤ اور اس لوٹے کو اٹھا کر تالاب میں واپس ڈال دو، جے پال نے جس قدر کوشش کی لوٹا نہ اٹھا سکا، بلکہ اسے اپنی جگہ سے ہلا بھی نہ سکا اور شرمندہ ہو کر کھڑا ہو گیا، حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تیرا جادو یہاں کچھ نہیں کر سکتا، چنانچہ آپ نے لوٹا اٹھا کر پانی تالاب میں واپس ڈال دیا، اور تالاب پہلے کی طرح پانی سے بھر گئی۔

ہزاروں سانپ سایہ دار درخت بن گئے

جب کفار نے یہ کرامت دیکھی تو اپنے جادو اور سحر گری کو بروئے کار لائے، اس طرح کہ ہر طرف سے ہزاروں سانپ دوڑتے ہوئے اور پھن لہراتے ہوئے نکل آئے، لیکن جب دائرہ تک پہنچے تو سردائرہ پر رکھ کر بیٹھ گئے، حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ ان سانپوں کو اٹھا کر پہاڑ میں پھینک دو، چنانچہ انہوں نے سب سانپوں کو اٹھا کر دور پھینک دیا جس مقام پر سانپ گرتا تھا وہاں ایک چتر اول کا پودا نکل آتا تھا، اور سایہ دار درخت بن جاتا تھا اس کے بعد کفار نے چاروں طرف سے آگ برسانی شروع کی، لیکن دائرہ کے اندر ایک انگارہ بھی نہ آسکا، اس طرح ان لوگوں نے جو جادو کیا سب ان کی اپنی گردنوں پر واپس آیا اور انہیں تباہ کر دیا، اس سے جے پال اور تمام کفار عاجز آ گئے۔ (اقتباس الانوار۔ ص 364 تا 365)

جے پال کا آسمان کی طرف اڑنا

آخر جے پال رجبہ سے شرمندہ ہونے کے خوف سے آگے بڑھا اور حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آ کر کہنے لگا کہ اے مرد خدا اگرچہ تم نے ہمیں عاجز کر دیا ہے، لیکن تمہارا کامیاب ہونا محال ہے، لہذا تم دیدہ و دانستہ اپنے آپ کو آفت میں نہ ڈالو، ورنہ میں آسمان کی پرواز کر کے تم لوگوں پر ایسی بلا برساؤں گا کہ یاد رکھو گے، حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بات سن کر تبسم فرمایا اور یہ شعر پڑھا۔
تو کار زمین را نکو ساختی! کہ با آسمان نیز پرداختی!
ترجمہ: تم نے زمین پر کیا کر لیا ہے کہ آسمان پر اڑنے کی خواہش کر رہے ہو۔

یہ سن کر بے پال پہلے سے زیادہ شرمندہ ہوا، لیکن پھر بھی ہرن کی کھال کو ہوا میں اڑا کر اس پر سوار ہو گیا اور آسمان کی طرف اڑنے لگا، حتیٰ کہ لوگوں کی نظروں سے غائب ہو گیا، اس پر آپ نے اپنے جوتے کو حکم دیا کہ اوپر جاؤ اور اسکو مار مار کر زمین پر گرا دو! یہ کہنا تھا کہ جوتا اوپر اڑاؤ اور بے پال کے پاس جا کر اس کے منہ پر اور سر پر ضربیں لگا لگا کر نیچے لے آیا، زمین پر آتے ہی بے پال شرمندگی کے مارے جا کر حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر گیا، آپ نے تھوڑا سا پانی پیالے میں ڈال کر اسے عنایت فرمایا، جونہی اس نے پانی پیا، کفر و شرک کا تمام زنگ اس کے قلب سے صاف ہو گیا، اور صدق دل سے مشرف بہ اسلام ہوا۔ جس کا نام مسلمان ہونے کے بعد حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ”عبداللہ“ رکھا۔

جب رائے تھوڑا شادی اور بے پال سے ناامید ہو گیا تو مایوس ہو کر اس نے خیال کیا کہ کسی طرح حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے خادموں کو نقصان پہنچائے، لیکن جونہی دل میں آتا تھا وہ یکا یک ناپینا ہو جاتا تھا اور جب توبہ کرتا تھا تو مینا ہو جاتا تھا لیکن یہ کرامات دیکھ کر بھی کفر کی ظلمت اس کے دل سے دور نہیں ہوتی تھی۔ (اقتباس الانوار۔ 368)

مراتب عالیہ سے سرفرازی

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے بے پال سے فرمایا: جو کچھ مانگتے ہو مانگو! انہوں نے عرض کیا کہ حضور جو مراتب سالکین کو طویل مجاہدات سے حاصل ہوتے ہیں، مجھے عنایت فرمادیں، حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے جب ان کی آہ وزاری دیکھی تو ان کی درخواست قبول فرمائی اور اپنا سر نیچے کئے ہوئے مراقب ہو گئے،

کچھ دیر کے بعد سر اٹھا کر ان کی طرف نگاہ فرمائی اور باطنی توجہ سے نوازا، جس کی وجہ سے اس کے سامنے ظاہری دنیا گم ہو گئی اور اس نے عالم باطن میں اپنے آپ کو حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ پایا۔ (اقتباس الانوار۔ ص 366)

اخلاق کریمانہ کا غیروں پر اثر

خواجہ خواجگان حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیمات اسلامیہ کی ترویج و اشاعت نہایت ہی خوش اسلوبی سے انجام دی، آپ کے صدق و صفا کو دیکھ کر لوگ صداقت شعار و باصفا ہوئے، آپ کے حلم و بردباری، جود و سخاوت اور دیگر اخلاق عالیہ سے متاثر ہو کر لوگ عمدہ اخلاق کے حامل اور پاکیزہ صفات کے پیکر ہو گئے، محض دہلی سے اجمیر تک سفر کے دوران نو دلاکھ (90,00,000) افراد مشرف بہ اسلام ہوئے۔

ایک شخص آپ کی خدمت میں ارادت مند بنکر بغل میں خنجر چھپا کر حاضر ہوا لیکن اس کی نیت آپ کو نقصان پہنچانے کی تھی، آپ نے فراست باطنی سے اس کا ارادہ جان لیا اور مسکرا کر فرمایا: درویش درویشوں کے پاس صفائی قلب کے لئے حاضر ہوتے ہیں نہ کہ ظلم کرنے کے لئے، تم جس نیت سے آئے ہو وہ کام کرلو۔ یہ سن کر وہ شخص فوراً اپنی آستین سے ہتھیار نکال کر پھینک دیا اور توبہ کر کے آپ کا مرید صادق ہو گیا، اور اسی وقت مسلمان ہو گیا۔ یہ کرامت دیکھتے ہی بہت سے افراد مسلمان ہو گئے۔ (مراۃ الاسرار، ص: 596)

مختلف علاقوں کی طرف خلفاء کی روانگی

اسکے بعد آپ نے اپنے خلفاء کو ہندوستان کے مختلف علاقوں میں اشاعت

اسلام کی ذمہ داری دیکر روانہ فرمایا، چنانچہ چند سالوں میں دیار ہند کے ہر گوشہ میں اسلام کا پیام عام ہو گیا۔ اس سنہرے انقلاب سے متعلق سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت سید محمد بن مبارک کرمانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے اشاعت اسلام سے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: آپ کی اور کرامت یہ ہے کہ ہندوستان کی مملکت میں مشرق کے آخری سرے تک ہر طرف کفر و بت پرستی کا دور دورہ تھا، لوگ دین اور شرائع دین سے غافل تھے، خدا اور رسول خدا سے بے خبر تھے، اہل یقین کے اس آفتاب عالمتاب کے قدم مہمنت لزوم سے اس سرزمین میں کفر کی تاریکیاں چھٹ گئیں اور ہر سو اسلام کا اجالا پھیل گیا، آپ واقعہ دین کے معین ہیں۔..... اس سرزمین میں جو شخص بھی مسلمان ہوا اور لوگ آئندہ مسلمان ہوتے رہیں گے تا قیامت ان کا ثواب شیخ الاسلام خواجہ حسن سبزی رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچتا رہے گا۔ (سیر الاولیاء۔ 57)

..... کرامات کی حقانیت

اللہ تعالیٰ کے وہ برگزیدہ اور مقرب بندے جو اپنی زندگی کا ہر لمحہ یاد خدا کے لئے وقف کر دیتے ہیں، نفسانی خواہشات کو پامال کرتے ہیں، دنیوی لذتوں کو ترک کر کے اپنی ساری توانائیاں دین متین کی تبلیغ و اشاعت میں صرف کرتے ہیں، ایسے اولیاء و صالحین کی عظمت و رفعت کا تذکرہ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر کیا گیا، ان نفوس قدسیہ کے لئے آخرت میں بلند مقامات، اعلیٰ درجات ہیں اور وہ نعمتوں سے

سرفراز کئے جائیں گے، لیکن دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ ان کی قدر و منزلت کے اظہار کے لئے خصائص و امتیازات عطا فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزُّبُورِ مِنْ بَعْدِ
الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا
عِبَادِي الصَّالِحُونَ

ترجمہ: اور بے شک ہم نے "زبور" میں
نصیحت کے بعد یہ لکھ دیا یقیناً زمین کے
وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔

(سورة الانبياء 105)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ "زمین" سے مراد جنت کی زمین ہے، اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس سے دنیا کی زمین مراد ہے اور علامہ ابن کثیر نے اس آیت کے ضمن میں لکھا ہے کہ اولیاء و صالحین 'دنیا و آخرت ہر دو کی زمین کے وارث ہوتے ہیں:

يقول تعالى مخبرا عما حتمه
وقضاه لعباده الصالحين، من
السعادة فى الدنيا والآخرة،
ووراثه الأرض فى الدنيا
والآخرة۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے متعلق بیان
فرما رہا ہے جس کا اس نے اپنے نیک بندوں
کے لئے قطعی اور حتمی فیصلہ کر دیا ہے کہ دنیا
و آخرت میں ان کے لئے سعادت ہے اور
دنیا و آخرت میں زمین ان کی وراثت ہے۔

(تفسیر ابن کثیر، ج 5، ص 384، سورة الانبياء۔ 105)

جب اللہ تعالیٰ نے اولیاء کرام و صالحین عظام کو 'زمین کا وارث بنادیا تو ان

حضرات کو اپنے خصوصی فضل و کرم سے باختیار اور صاحب تصرف بنادیتا ہے، پھر ان سے خلافِ عادت کام ظاہر ہوتے ہیں، جنہیں "کرامت" کہا جاتا ہے۔

اہل سنت و جماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ "اولیاء کرام کی کرامات برحق ہیں" جیسا کہ فنِ عقائد میں پڑھائی جانے والی درس نظامی کی مشہور کتاب "شرح عقائد نسفی" کے صفحہ 144 میں مذکور ہے:

و کرامات الاولیاء حق۔

ترجمہ: اولیاء کرام کی کرامات برحق ہیں۔ (شرح عقائد نسفی، ص 144)

"معجزہ" اور "کرامت" کے درمیان فرق یہ ہے کہ "معجزہ" سے مراد وہ خلافِ عادت عمل ہے جو کسی نبی سے ان کی نبوت کی صداقت کی دلیل کے طور پر صادر ہوا ہو۔ اور "کرامت" اس خلافِ عادت عمل کو کہا جاتا ہے جو نبوت کے دعوے کے بغیر کسی مومن صالح سے ظاہر ہوتا ہے۔

اور اگر کسی غیر مسلم اور بد عمل سے کوئی خلافِ عادت واقعہ رونما ہو جائے تو اسے "استدراج" کہا جاتا ہے، جیسا کہ شرح عقائد نسفی میں ہے:

و کرامتہ: ظهور امر خارق للعادة من قبلہ غیر مقارن لدعوی النبوة فما لا یکون مقرونا بالایمان والعمل الصالح یکون استدراجا وما یکون مقرونا بدعوی النبوة یکون معجزۃ۔ (شرح عقائد نسفی، ص 144)

عقل و عادت کے خلاف پیش آنے والے اولیاء کرام کے واقعات اور کرامتیں دراصل نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عظمت و بزرگی کا تصدیق ہوا کرتی ہیں چنانچہ امام

نبہانی کی کتاب جامع کرامات الاولیاء کے مقدمہ میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ سے منقول ہے:

وعن الامام العارف شہاب الدین السہروردی؛ انه قال: قد یکون للاولیاء انواع من الکرامات: کسماع الهوائف من الهواء، والنداء من بواطنهم، وتطوی لهم الارض، ویعلمون بعض الحوادث قبل تکوینہا ببرکۃ متابعتهم الرسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ و کرامات الاولیاء من تتمۃ معجزات الانبیاء۔

ترجمہ: عارف باللہ امام شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا: بیشک اولیاء کرام سے مختلف کرامات کا ظہور ہوتا ہے، جیسے: فضا میں ہاتھ غیبی کو سماعت کرتے ہیں، اور باطن سے آواز سنتے اور پہنچاتے ہیں، اور زمین ان کے لئے سمیٹ دی جاتی ہے، اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اتباع و پیروی کی برکت سے واقعات کے رونما ہونے سے قبل ہی انہیں جان لیتے ہیں۔ اور اولیاء کرام کی کرامات دراصل انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات کا تتمہ اور فیض ہوتا ہے۔

(مقدمہ جامع کرامات الاولیاء، ص 36)

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو آخری نبی بنایا، اب کوئی نبی یا رسول نہیں آئیں گے، قیامت تک جتنے لوگ آئیں گے، سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ایمان لانے کے محتاج ہوں گے، ظاہر ہے جو لوگ ابھی دائرۂ اسلام میں داخل نہیں ہوئے ان کے لئے ایسے خلافِ عادت واقعات کا پیش آنا ضروری ہے جو انہیں اسلام کی

طرف مائل کریں اور ایمان لانے پر آمادہ کریں، اسی وجہ سے اس امت کے اولیاء کرام کی کرامتیں دیگر امتوں کے اولیاء کرام کی کرامتوں سے زیادہ ہیں۔

جیسا کہ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

الحكمة في كثرة كرامات
اولياء الامة المحمدية
-والله اعلم- اظهار سيادته
صلى الله عليه واله وسلم
على سائر الانبياء بكثرة
معجزاته في حياته وبعد
مماته ولكونه صلى الله عليه
واله وسلم خاتم النبيين ،
وحبيب رب العالمين ،
واستمرار دينه المبين الى
قيام الساعة فالحاجة الى
اسباب التصديق به مستمرة ،
ومن اقوى هذه الاسباب
كرامات امته التي هي في
الحقيقة من جملة معجزاته
صلى الله عليه واله وسلم

ترجمہ: امت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والسلام کے اولیاء کرام کی کرامتیں زیادہ ہونے کی حکمت اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے -یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حیات طیبہ میں اور آپ کے وصال اقدس کے بعد آپ کے معجزات کی کثرت کے ذریعہ تمام انبیاء کرام پر آپ کی سیادت و سرداری کا اظہار ہے، کیونکہ آپ خاتم الانبیاء ہیں اور رب العالمین کے محبوب ہیں، اور قیامت تک آپ کا دین مبین چلتا رہے گا، اسی وجہ سے ضروری ہے کہ دین کی حقانیت و صداقت کے دلائل بھی ہر زمانہ میں ظاہر ہوتے رہیں، اور ان مضبوط ترین دلائل میں آپ کی امت کے اولیاء کی کرامات ہیں، جو درحقیقت آپ ہی کے معجزات کا فیضان ہے۔ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

(مقدمہ جامع کرامت الاولیاء، ص 36)

اولیاء کرام و صالحین عظام کی کرامتوں کا تذکرہ قرآن کریم میں متعدد مقامات

پر کیا گیا ہے، (سورہ آل عمران کی آیت نمبر 37) میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا
زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ
وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ
يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكَ هَذَا
قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ
بِغَيْرِ حِسَابٍ

ترجمہ: جب بھی سیدنا زکریا علیہ السلام، حضرت مریم علیہا السلام کے پاس عبادت گاہ میں داخل ہوتے تو ان کے پاس کھانے کی چیزیں موجود پاتے۔ آپ نے فرمایا: اے مریم! یہ چیزیں تمہارے لئے کہاں سے آتی ہیں؟ انہوں نے کہا: (یہ رزق) اللہ تعالیٰ کے پاس سے آتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔

(سورہ آل عمران 37)

اس آیت کریمہ میں کرامت کی حقانیت کا واضح ثبوت ملتا ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام نبی نہیں تھیں بلکہ ایک ولیہ تھیں، اور جب بھی حضرت زکریا علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لے جاتے تو ملاحظہ فرماتے کہ وہاں مختلف قسم کے پھل موجود ہیں، گرما کے موسم میں سرما کا پھل میسر ہوتا اور سرما کے موسم میں گرما کا پھل موجود ہوتا۔

اسی طرح بغیر موسم کے پھل کا ہونا اور غیب سے رزق کا آنا یہ حضرت مریم علیہا السلام کی کرامت ہے۔

سورہ کہف کی آیت نمبر 25 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ
ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ
وَارْدَا دَاوَا تِسْعًا قُلِ اللَّهُ
أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا
(سورة الکھف 25، 26)

ترجمہ: اور وہ (اصحاب کہف) اپنے غار میں
تین سو سال ٹھہرے رہے اور انہوں نے اس پر
نوسال زیادہ کئے۔ آپ فرمادیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
بہتر جانتا ہے کہ وہ کتنی مدت ٹھہرے رہے۔

یہاں اصحاب کہف کا تذکرہ کیا جا رہا ہے کہ اللہ کے وہ نیک بندے تین سو
نو (309) سال تک غار میں رہے، ان کے جسموں پر تغیر و تبدیلی نہ آئی، اس عرصہ
دراز تک نہ انہوں نے کچھ کھایا نہ پیا، انسانی جسم کا تقاضہ کھانا پینا ہے، کوئی شخص بغیر کھائے
پینے سالوں سال بسر کرنا تو درکنار کچھ ہفتے یا مہینے نہیں گزار سکتا، لیکن اصحاب کہف نے
تین سو نو سال کی طویل مدت گزاری۔

یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت سے اصحاب کیف کی کرامت ہے کہ انہوں نے تین
سو نو (309) سال کا طویل عرصہ غار میں بغیر کچھ کھائے، پئے گزارا، ان کے جسم
سلامت رہے، اور ان کے در پر رہنے والا کتا بھی محفوظ رہا۔

سورة کہف کی آیت نمبر (17) میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ
تَزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ
الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَتْ
تَقَرَّبُ إِلَهُمُ ذَاتَ الشَّمَالِ
وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِنْهُ ذَلِكَ
مِنْ آيَاتِ اللَّهِ

اور آپ سورج کو دیکھیں گے کہ جب وہ نکلتا ہے
تو ان کے غار سے دائیں جانب ہٹ کر گزرتا
ہے اور جب وہ ڈوبتا ہے تو بائیں طرف کتراتا
ہوا ڈوبتا ہے اور وہ (اصحاب کہف) غار کے
کشادہ حصہ میں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں
میں سے ہے۔

(سورة الکھف 17)

یہ ایک حقیقت ہے کہ سورج اپنے ایک مقررہ نظام کے تحت گردش کرتا ہے، نکلنے
اور ڈوبنے کے نظام میں نہ ایک سنڈ کے لئے دیر کرتا ہے اور نہ ایک سینٹی میٹر یا ایک ملی
میٹر ہٹ کر طلوع ہوتا ہے، یہ قدرتی نظام ہے، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف
کو یہ کرامت و بزرگی عطا فرمائی۔

اس آیت کریمہ میں اصحاب کہف کی ایک اور کرامت کا ذکر ہے کہ جتنا عرصہ
انہوں نے غار میں گزارا اتنے عرصہ تک سورج نے اپنی روش کو تبدیل کر دیا، جب وہ
طلوع ہوتا تو دائیں جانب ہو جاتا اور جب غروب ہوتا تو بائیں جانب ہو کر غروب
ہوتا، اسی طرح سورج کی شعاعیں ان پر نہ پڑتیں۔

سورج کا اپنے مقررہ نظام سے ہٹ کر اس طرح طلوع و غروب ہونا قدرت
خداوندی کی دلیل اور اصحاب کہف کی کرامت ہے۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے
ہیں:

وكان ذلك فعلاً خارقاً
للعادة وكرامة عظيمة
خص الله بها أصحاب
الكهف.

سورج کا اس طرح طلوع اور غروب ہونا
ایک خلاف عادت واقعہ ہے اور وہ عظیم
کرامت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف
کو عطا فرمائی۔

(تفسیر کبیر، سورة الکھف، 17)

سورة النمل کی آیت نمبر (40) میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ تَرْجَمَ: (حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت
مِنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ (میں) ایک شخص نے عرض کیا، جس کے پاس کتاب کا علم
بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ تھا کہ میں اس (تختِ بلقیس) کو آپ کے پاس لاسکتا
طَرَفُكَ فَلَمَّا رَأَاهُ ہوں، اس سے قبل کہ آپ کی آنکھ جھپکے۔ پھر جب
مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ قَالَ هَذَا (سلیمان علیہ السلام) نے اس (تخت) کو اپنے پاس
مِنْ فَضْلِ رَبِّي رکھا ہوا پایا تو فرمایا: یہ میرے رب کا فضل ہے۔
(سورۃ النمل 40)

اس آیت کریمہ میں سیدنا سلیمان علیہ السلام کے ایک امتی "آصف بن برخیا" کی کرامت کا ذکر کیا گیا ہے۔

جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے لشکر سے فرمایا کہ تم میں کون ایسا شخص ہے جو بلقیس کے آنے سے پہلے ان کے تخت کو میرے پاس لے آئے؟ تو جنات میں سے ایک قوی ہیکل جن نے عرض کیا کہ آپ اپنے مقام سے اٹھنے سے قبل میں اسے آپ کے پاس لاسکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: مجھے وہ تخت اور جلد چاہیے! تب حضرت آصف بن برخیا نے عرض کیا کہ میں وہ تخت آپ کی خدمت میں پلک جھپکنے سے پہلے حاضر کر دوں گا، اور ایسا ہی ہوا کہ وہ پلک جھپکنے سے پہلے تخت لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

وہ تخت سونے کا بنا ہوا تھا، جس پر یاقوت، زمرد اور موتیاں جڑی ہوئی تھیں، وہ تخت سات محلوں کے اندر کے ساتویں محل میں محفوظ رکھا ہوا تھا، دروازوں پر قفل تھے، پہرے دار نگرانی کر رہے تھے، یہ بات عقل میں نہیں آتی کہ اس قدر روزنی اور محفوظ

تخت کو لمحہ بھر میں ایک ملک سے دوسرے ملک لایا جاسکے، حضرت آصف بن برخیا نے لمحہ بھر میں اس بھاری اور روزنی تخت کو ملک یمن سے ملک شام میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیا۔
جیسا کہ علامہ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں بہ تفصیل بیان فرمایا ہے۔

وكان من ذهب مُفَصَّص بالياقوت والزبرجد واللؤلؤ - فجعل في سبعة أبيات، بعضها في بعض، ثم أقفلت عليه الأبواب ... حتى إذا دنت جمع من عنده من الجن والإنس، ممن تحت يديه، فقال: (يا أيها المלא أياكم يأتيني بعرشها قبل أن يأتوني مسلمين). قال عفريت من الجن أنا آتيك به قبل أن تقوم من مقامك وإني عليه لقوى أُمي ... فلما قال سليمان: أريد أعجل من ذلك، (قال الذي عنده علم من الكتاب) قال ابن عباس: وهو آصف كاتب سليمان. وكذا روى محمد بن إسحاق، عن يزيد بن رومان: أنه آصف بن برخياء ... وسأله أن يأتيه بعرش بلقيس - وكان في اليمن، وسليمان عليه السلام بيث المقدس - (تفسير ابن كثير، ج 6، ص 193-191، سورة النمل 40):
کرامت سے متعلق صحیح بخاری شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا
فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ ،
وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي
بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا
افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ ، وَمَا
يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ
بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ ،
فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ
الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ ، وَبَصَرَهُ
الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ
الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ
الَّتِي يَمْشِي بِهَا ، وَإِنْ
سَأَلَنِي لِأَعْطِيَنَّهُ ، وَلَئِنْ
اسْتَعَاذَنِي لِأُعِيذَنَّهُ ، وَمَا
تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا
فَاعِلُهُ تَرَدَّدِي عَنْ نَفْسِ
الْمُؤْمِنِ ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ
وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ .

جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھتا ہے میں اس سے
جنگ کا اعلان کرتا ہوں، اور میرا بندہ میری بارگاہ
میں کسی چیز کے ذریعہ تقرب حاصل نہیں کیا جو اس
فرض سے زیادہ محبوب ہو جو میں نے اس کے ذمہ کیا
ہے، اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ مسلسل میرا قرب
حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے
محبت کرتا ہوں، پھر جب میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا
ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ
سنتا ہے، میں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ
دیکھتا ہے، میں اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ
پکڑتا ہے، میں اس کے پیر ہو جاتا ہوں جس سے وہ
چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں ضرور
بضرور اسے عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ طلب
کرے تو ضرور بضرور میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ اور میں
کسی چیز کو کرنا چاہوں تو اس سے توقف نہیں کرتا
، جس طرح مومن کی جان لینے سے توقف کرتا ہوں
جبکہ وہ موت کو ناپسند کرے، اور میں اس کو تکلیف دینا
گوارا نہیں کرتا۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، حدیث نمبر 6502)

اس حدیث قدسی سے اولیاء کرام و صالحین امت کی عظمت و جلالت کا اظہار
اور ان کی کرامت کا بیان ہو رہا ہے کہ جب ان کی سماعت و بصارت، کلام و حرکت کے
پچھلے قدرت الہی کا فرما ہے تو وہ اپنے کان سے قریب کی بھی سنتے ہیں اور دور کی بھی، اپنی
آنکھ سے قریب کو بھی دیکھ لیتے ہیں اور دور کو بھی، اپنے ہاتھ میں غیر معمولی قوت رکھتے
ہیں، اپنے پیر میں زبردست طاقت رکھتے ہیں، اسی وجہ سے اولیاء کرام اپنی قوت سماعت
سے وہ آواز سنتے ہیں جو دوسرے نہیں سن سکتے، اپنی آنکھوں سے وہ منظر دیکھتے ہیں جسے
عام نگاہ نہیں دیکھ سکتی، اپنے ہاتھوں میں گرفت و دستگیری کی وہ قوت رکھتے ہیں جو دوسروں
کے پاس نہیں ہوتی، وہ اپنا زور قدم اس طور پر رکھتے ہیں تو آن واحد میں کئی منازل طے
کر لیتے ہیں۔

تاثیر ولایت

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمہ اللہ سے خلافت پانے کے بعد حضرت غریب
نواز رحمۃ اللہ علیہ کئی شہروں اور قصبوں کو فیض یاب کرتے ہوئے، سبزوار نامی ایک مقام
میں تشریف لے گئے، ایک باغ کے حوض پر غسل فرما کر نفل نماز ادا کئے اور تلاوت کلام
مجید میں مشغول ہو گئے، اس باغ کا مالک یادگار نامی فاسق و فاجر، سخت مزاج، کج طبع
انسان تھا، اس نے باغ کے اندر ایک مکان بنا رکھا تھا، حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ
علیہ کی آمد کے بعد وہ بھی اسی وقت باغ میں آ گیا اور حضرت کو دیکھ کر غصہ و ناراضی کا
اظہار کیا، ابھی آپ کو تکلیف پہنچانا چاہتا تھا کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے
ایک نگاہ لطف و کرم اس پر ایسی ڈالی کہ اسکے جسم پر لرزہ طاری ہوا، چہرہ کا رنگ بدل گیا اور
وہ لڑکھڑا کر زمین پر گر گیا اور اسکے خدام کا بھی یہی حال تھا، حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ
اللہ علیہ نے خادم سے فرمایا: اسکے منہ پر پانی ڈالیں، وہ ہوش میں آ کر حضرت کے قدموں

میں پڑ گیا اور تمام برائیوں سے تائب ہو کر حضرت کے غلاموں میں شامل ہوا، حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نگاہ سے الطاف و مہربانی کے وہ جام پلائے کہ بدبختی، سعادت مندی سے بدل گئی۔ (پنج گنج فارسی، ص: 75، مشکوٰۃ النبوۃ، ج: 4، ص: 101، مراۃ الاسرار، ص: 596)

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

سلطنت کی بشارت

محبوبان الہی کی ظاہری و باطنی نگاہ سے حجابات اٹھائے جاتے ہیں، یہ حضرات ان امور کا مشاہدہ کر لیتے ہیں جو آئندہ زمانہ میں واقع ہونگے، اور زمانہ ماضی بھی ان سے پوشیدہ نہیں رہتا، حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نور فراست و باطنی نگاہ سے مشاہدہ فرما کر کئی ایک مستقبل کے واقعات کا ذکر فرمایا چنانچہ ایک مرتبہ آپ حضرت اوحا الدین کرمانی اور حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہما کے ساتھ تشریف فرما تھے، شمس الدین التمش نامی ایک جوان لڑکا سامنے سے گزرا، حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اسے دیکھ کر فرمایا: یہ لڑکا دہلی کا بادشاہ ہوگا، میں نے لوح محفوظ میں دیکھا ہے کہ یہ لڑکا اس وقت تک اس دنیاۓ فانی سے رخصت نہ ہوگا جب تک کہ وہ دہلی کا بادشاہ نہ بن جائے۔ جس طرح حضرت نے بشارت دی تھی اسی طرح وہ بادشاہ بنا۔ (اقتباس الانوار۔ 377)

آتش پرست ولی کامل ہو گئے

حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں قیام پذیر تھے، وہاں سات آتش پرست شدید ریاضت و مجاہدہ میں مصروف تھے۔ ایک دن وہ سات افراد حضرت کی

زیارت کے لئے آئے، جب حضرت نے ان پر نگاہ ڈالی تو ان کے چہرے ہیبت سے زرد ہو گئے اور ہاتھ پاؤں میں لرزہ طاری ہو گیا۔ اس حالت میں وہ حضرت کے قدموں میں آگرے، آپ نے فرمایا: اے دین حق سے دور رہنے والو! تمہیں شرم نہیں آتی؟ غیر خدا کی پرستش کرتے ہو؟

انہوں نے جواب دیا: ہم آگ کی اس لئے پوجا کرتے ہیں کہ کل قیامت میں ہمیں نہ جلانے۔ آپ نے فرمایا: جب تک خدائے تعالیٰ کی عبادت نہیں کرو گے آگ سے خلاصی و نجات نصیب نہ ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ کو آگ نہ جلانے تو ہم مسلمان ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: اللہ اللہ! آگ معین الدین کا جوتا بھی نہیں جلا سکتی۔ وہاں آگ جل رہی تھی، آپ نے اپنا جوتا آگ میں ڈال دیا اور فرمایا: اے آگ! معین الدین کے جوتے کو مت جلانا، یہ کہنا ہی تھا کہ آگ ٹھنڈی ہو گئی۔ اسی وقت غیب سے آواز آئی اور سب حاضرین نے اُسے سنا کہ آتش کی کیا مجال کہ میرے دوست کا جوتا جلا سکے۔

آتش پرستوں نے جب یہ حال دیکھا تو فوراً اسلام سے مشرف ہو گئے اور حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر اولیاء کاملین بن گئے۔ (اقتباس الانوار۔ ص 354)

خادموں کی دستگیری

ایک روز آپ کی خدمت میں ایک عورت روتی ہوئی آئی اور عرض کی کہ میرے بیٹے کو شہر کے حاکم نے شہید کر دیا، یہ سن کر آپ اپنے خادم کو ساتھ لے کر عصا لئے ہوئے مقام واردات پر پہنچے اور مقتول کا سر دھڑ سے ملا کر فرمایا کہ اے شخص! اگر واقعی تو بے گناہ

مارا گیا ہے تو اللہ کے حکم سے اٹھ کھڑا ہوا!۔ زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلنے تھے کہ مقتول کی نعش کو حرکت ہوئی، وہ زندہ ہو گیا اور اپنا سراٹھا کر خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے قدم مبارک پر رکھ دیا اور فرحت و مسرت کے ساتھ اپنی ماں کے ہمراہ چلا گیا۔ حاکم شہر یہ سن کر لرز گیا اور اس نے آن کر معافی مانگی۔ (اقتباس الانوار۔ 377)

ایک مرتبہ ایک شخص نے خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میری زندگی بڑی ہی تنگدستی میں گزر رہی تھی، میں نے خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی طرف رجوع کیا، خواب دیکھا کہ آپ نے تشریف لا کر مجھے چھ روٹیاں عنایت کیں، اُس دن سے آج تک ساٹھ برس گزر چکے ہیں، ہر روز مجھے ضرورت کے مطابق خرچ مل جاتا ہے، میں اور میرے تمام گھر والے آرام و آسودگی میں زندگی بسر کرتے ہیں، حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ خواب نہ تھا بلکہ فضل الہی تھا کہ حضرت والا نے تجھ پر کرم فرمایا اور تیری عسرت و تنگدستی دور ہو گئی۔ (اقتباس الانوار۔ 378)

..... اخلاق و عادات، تعلیمات و ملفوظات

فیاضی و دریا دلی

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی عطا و بخشش اور فیاضی و دریا دلی کی یہ کیفیت تھی کہ کبھی کوئی سائل آپ کے در سے محروم نہ جاتا، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں ایک عرصہ تک آپ کی خدمت اقدس میں حاضر رہا، اس دوران کبھی کسی سائل یا فقیر کو آپ کے در سے خالی ہاتھ جاتے نہیں دیکھا۔

آپ کے لنگر خانہ میں روزانہ اتنا کھانا تیار کیا جاتا تھا کہ شہر کے تمام غرباء و مساکین خوب سیر ہو کر کھاتے، خادم حاضر بارگاہ ہو کر جب یومیہ خرچ کا مطالبہ کرتا تو آپ مصلے کا یک گوشہ اٹھا کر فرماتے جس قدر آج کے خرچ کے لئے ضرورت ہو لے لو، وہ مطلوبہ مقدار میں لے لیتا اور حسب معمول کھانا پکوا کر غریبوں اور مسکینوں کے درمیان تقسیم کر دیا کرتا، اس کے علاوہ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے دربار سے درویشوں کا وظیفہ بھی مقرر تھا۔ (سیرت خواجہ غریب نواز۔ 264)

پڑوسی کا خیال

حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ العزیز اپنے پڑوسیوں کے حقوق کا بڑا خیال رکھتے تھے، ان کی خبر گیری فرمایا کرتے تھے، اگر کسی پڑوسی کا انتقال ہو جاتا تو اس کے جنازہ کے ساتھ ضرور تشریف لے جاتے، جب اس کو دفن کرنے کے بعد لوگ واپس ہو جاتے تو آپ تنہا اس کی قبر کے پاس تشریف فرما ہو کر اس کے حق میں مغفرت و نجات کی دعا فرماتے، اس کے پسماندگان کو صبر کی تلقین کرتے اور انہیں تسلی و تشفی دیا کرتے۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک پڑوسی کا انتقال ہو گیا، آپ تدفین میں شریک ہوئے اور حسب معمول آپ اپنے ہمسایہ کی قبر پر ٹھہرے رہے، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا پھر اصلی حالت میں آ گیا، بعد ازاں آپ الحمد للہ فرماتے ہوئے وہاں سے اٹھے اور مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ بیعت بھی عجیب چیز ہے۔

میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ جس وقت اس شخص کو دفن کیا گیا عذاب کے فرشتے آ گئے اور اس پر عذاب کرنا چاہا، اسی وقت سیدنا خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ تشریف فرما ہوئے اور فرشتوں سے فرمایا کہ یہ میرا مرید ہے اس پر عذاب نہ کرو! فرشتوں نے کہا کہ آپ کا مرید ہے مگر آپ کے طریقہ پر نہ چلا، آپ نے فرمایا: سچ ہے لیکن اس نے اپنی ذات کو فقیر کے ساتھ وابستہ کیا تھا، میں نہیں چاہتا کہ اس پر عذاب ہو۔

اسی وقت فرمان ایزدی آیا کہ ہمیں شیخ کی خاطر منظور ہے، اس پر عذاب نہ کرو! (راحت القلوب بحوالہ معین الارواح - ص 188)

مریدین و معتقدین پر خصوصی توجہ

حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین، معتقدین، خلفاء اور ان کے متعلقین سے بے انتہا محبت فرمایا کرتے تھے اور انہیں اپنے باطنی فیوض و برکات سے مالا مال فرمانے کی زیادہ سے زیادہ کوشش فرمایا کرتے، جن ایام میں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر مسعود رحمۃ اللہ علیہ اپنے عہد شباب میں مجاہدہ و ریاضت میں مشغول تھے، حضرت خواجہ غریب نواز اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی قدس سرہا دونوں بزرگ ان کے حجرہ میں تشریف لائے، حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ان کی عبادت و ریاضت سے بہت متاثر ہوئے اور ان کو بہت سی نعمتوں اور کرامتوں سے نوازا اور ان کی جانب خاص روحانی توجہ فرما کر انہیں درجہ کمال تک پہنچا دیا۔

عفو و بردباری

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بہت ہی متحمل مزاج، متین اور سنجیدہ طبیعت بزرگ تھے، آپ کو غصہ شائد ہی کبھی آیا ہو، کوئی سخت بات بھی کہہ دیتا تو آپ

برہم نہیں ہوتے، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے آپ نے اس کی نازیبا باتیں سنی ہی نہ ہوں، ایسی صورت میں آپ کسی سے انتقام لئے ہوں۔ اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، آپ ہمیشہ عفو و درگزر سے کام لیتے تھے۔

ایک مرتبہ ایک شخص آپ کا قتل کرنے کے ارادے سے آپ کے پاس آیا، کشف کے ذریعہ آپ پر اس کے آنے کا مقصد ظاہر ہو گیا اس شخص کو نہایت شفقت و محبت سے اپنے پاس بٹھا کر فرمایا: جس ارادے سے یہاں آئے ہو اسے پورا کرو۔

وہ شخص حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے یہ جملہ سن کر مبہوت و حیران رہ گیا، وہ اسی وقت آپ کے قدموں پر گر کر معافی کا طلب گار ہوا، حضرت نے اسے معاف کر دیا اور اس کے حق میں دعائے خیر بھی فرمائی۔

بعض تذکرہ نگاروں نے اس واقعہ کے ضمن میں لکھا ہے کہ وہ شخص غیر مسلم ہندو تھا اور یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب آپ لاہور سے اجیر آتے ہوئے دہلی میں قیام پذیر تھے، وہ شخص آپ کے اخلاق کریمانہ کی برکت سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور حضرت کے فیض صحبت اور دعاؤں کے اثر سے اسے پینتالیس (45) مرتبہ حج و زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ ”اسرار الاولیاء“ میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ شخص آخر میں خانہ کعبہ کے مجاوروں میں شامل ہو گیا تھا اور خوش قسمتی سے وہی مقدس سرزمین اس کا مدفن ہوئی۔

درویشوں کے ساتھ حسن سلوک

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیرومرشد سیدنا خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان رقم فرماتے ہیں کہ میں حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ

علیہ کے ساتھ بیس سال تک رہا، ایک مرتبہ ہم ایک ایسے جنگل میں پہنچے جہاں کوئی پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا تھا، ہم تین روز تک اس جنگل میں پھرتے رہے، میں نے سنا تھا کہ اس جنگل کے پاس ایک پہاڑ پر کوئی بزرگ رہتے ہیں، حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے مصلے کے نیچے سے دو روٹیاں نکال کر مجھ کو دیں اور فرمایا کہ ان بزرگ کی خدمت میں لے جاؤ اور میرا ان سے سلام کہو!

میں نے روٹیاں ان بزرگ کے سامنے رکھیں، انہوں نے ایک روٹی مجھے عنایت فرمائی اور دوسری افطار کے لئے رکھ لی پھر مصلے کے نیچے سے چار کھجوریں نکالیں اور مجھے دیتے ہوئے فرمایا، یہ معین الدین کو دے دینا، جب میں کھجوریں لے کر آیا تو حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ مجھے دیکھ کر بہت مسرور ہوئے اور فرمایا: اے درویش، پیر کا فرمان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہوتا ہے پس جو پیر کا فرمان بجالاتا ہے وہ گویا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان بجالاتا ہے۔ (ترجمہ: اسرار الاولیاء بحوالہ معین الارواح)

پردہ پوشی

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں کئی برس تک حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر رہا، لیکن اس مدت میں میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے کبھی کسی دوست کا راز ظاہر کیا ہو، آپ کسی کے بھید کا کبھی تذکرہ تک نہ فرماتے اور نہ ہی ان انوار و تجلیات کو ذرہ برابر ظاہر ہونے دیتے جو آپ پر نازل ہوتے تھے۔ (ترجمہ: فوائد السالکین)

خوف خدا

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ پر خوف خدا کا اس قدر غلبہ تھا کہ آپ ہمیشہ خشیت الہی سے کا پنتے اور گریہ وزاری کرتے رہتے تھے، آپ اس معاملہ میں فرمایا کرتے کہ: اے لوگو! اگر تم کو زیر خاک سوئے ہوئے لوگوں کا ذرا سا بھی حال معلوم ہو جائے تو تم (مارے خوف و دہشت کے) کھڑے کھڑے پکھل جاؤ اور نمک کی طرح پانی ہو جاؤ!۔ (مساک السالکین)

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

”بزم صوفیہ“ میں حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ کی محبت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کیفیت بیان کرتے ہوئے تحریر کیا گیا ہے کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ تمام عمر عشق الہی میں وارفتہ و بے خود رہنے کے ساتھ محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشے میں بھی سرشار رہے۔

آپ اپنے ملفوظات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک بہت والہانہ انداز میں فرماتے تھے اور اکثر حدیث نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرما کر رونے لگتے تھے، ایک جگہ ملفوظات میں آپ نے فرمایا کہ افسوس ہے اس شخص پر جو قیامت کے دن حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں شرمندہ ہوگا، اس کی جگہ کہاں ہوگی جو بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں شرمندہ ہوگا اور وہ کہاں جائے گا۔

یہ فرمانے کے بعد ہائے کہہ کر رو پڑے۔

آپ کو رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس درجہ عشق تھا کہ جب سر کا ردو عالم

صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے یا سنتے تو آپ کی آنکھیں پر غم ہو جاتیں، اسی محبت رسول و عشق مصطفیٰ کا صلہ تھا کہ آپ کی شخصیت آفاقی، شہرت و مقبولیت کی حامل ہو گئی اور پورے عالم میں آپ کا نام نامی اسم گرامی نہایت قدر و منزلت اور کمال احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے اور آج بھی آپ مخلوق خدا کے دلوں پر حکومت کر رہے ہیں اور آپ کے آستانے پر شب و روز بلا تفریق مذہب و ملت مسلم، غیر مسلم اپنے اور بے گانے بھی نذرانہ عقیدت اور ہدیہ محبت پیش کرتے ہیں اور آپ کے فیض بخش دربار سے اللہ کی نعمتیں اور دولتیں پاتے ہیں۔

پیر و مرشد کی عزت و تکریم

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں اپنے پیر و مرشد کے لئے بڑی قدر و عظمت تھی، ایک دن کا ذکر ہے کہ آپ اپنے ہم مشرب اصحاب کے ساتھ بیٹھے تھے اور سلوک کے بارے میں گفتگو فرما رہے تھے، اس دوران جب آپ داہنی طرف چہرہ کرتے تو ادب کے ساتھ کھڑے ہو جاتے، حاضرین آپ کے اس عمل سے حیران تھے اور سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ بار بار کس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جب اس سے متعلق آپ سے دریافت کیا گیا تو ارشاد فرمایا کہ:

اس طرف میرے پیر و مرشد کا روضہ ہے اور جب میں اس طرف دیکھتا تھا تو وہ نظر آنے لگتا تھا اس لئے میں اس کی تعظیم کی خاطر کھڑا ہو جاتا تھا (مسالک السالکین جلد دوم بحوالہ معین الارواح)

شریعت پر استقامت کی نصیحت

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کے مطالعہ سے پتہ چلتا

ہے کہ آپ کے نزدیک اہل سلوک کے لئے ہر قسم کے صوری و معنوی اخلاق و محاسن سے مزین ہونا ضروری ہے کیونکہ آپ کے نزدیک تصوف نہ علم ہے اور نہ اسم بلکہ مشائخ کے مخصوص اخلاق کا نام ہے جو ہر لحاظ سے مکمل ہونا چاہئے، صوری حیثیت سے ان اخلاق کی تکمیل یہ ہے کہ سالک اپنے ہر کردار میں شریعت کا پابند ہو، جب اس سے کوئی بات خلاف شرع سرزد نہ ہوگی تب وہ دوسرے مقام پر پہنچے گا، جس کا نام طریقت ہے اور جب اس میں ثابت قدم رہے گا تو معرفت کا درجہ حاصل کرے گا اور جب اس میں پورا اترے گا تو حقیقت کا مرتبہ پائے گا اس کے بعد وہ جو کچھ طلب کرے گا اس کو ملے گا۔

احکام اسلام پر عمل پیرا ہونے کی تلقین

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے شریعت کے تمام ارکان اور ان کے جزئیات بالخصوص نماز کی پابندی پر بڑا زور دیا آپ فرماتے ہیں:

نماز دین کا رکن ہے اور ستون ہے، اگر ستون کھڑا ہے تو گھر بھی کھڑا ہے گا و رجب ستون گر جائے گا تو گھر بھی سلامت نہیں رہے گا، جس نے نماز میں لاپرواہی کی اس نے اپنے دین اور ایمان کو خراب کیا۔

نماز کی اہمیت کو آشکار کرتے ہوئے حضرت خواجہ نے فرمایا کہ:

میرا گزر رشام کے قریب ایک شہر سے ہوا اس شہر کے باہر ایک غار تھا جس میں ایک بزرگ سکونت پذیر تھے، خوف خدا اور خشیت الہی سے ان کے بدن کا گوشت پوست سب پکھل گیا تھا، پورے جسم پر صرف ہڈیاں ہی رہ گئی تھیں۔

ایک مصلیٰ پر تشریف فرما تھے، میں ادب سے قریب جا کر بیٹھ گیا، اس بزرگ نے دریافت فرمایا، کہاں سے آئے ہو؟

میں نے جواب دیا ”بغداد سے حاضر ہوا ہوں“

انہوں نے فرمایا: خوب آئے لیکن مناسب یہ ہے کہ درویشوں کی خدمت کرتے رہو تا کہ تم کو ذوق درویشی حاصل ہو، مجھے اس غار میں رہتے ہوئے کئی برس گزر گئے، پوری دنیا سے علیحدگی اختیار کر کے اس غار میں چھپا بیٹھا ہوں، ایک بات سے ایسا ڈرتا ہوں کہ رات دن روتے گزر جاتے ہیں۔

میں نے پوچھا کہ حضرت وہ کون سی بات ہے؟

انہوں نے فرمایا ”نماز ہے“ جس وقت نماز ادا کرتا ہوں مجھے خوف ہوتا ہے کہ کہیں کوئی شرط فرو گزاشت نہ ہوگئی ہو اور میری ساری محنت اکارت ہو کر یہی نماز موجب عتاب خداوندی نہ ہو جائے۔ (دلیل العارفین مجلس دوم بحوالہ بزم صوفیہ، ص 76)

جس طرح حدیث پاک میں نماز کو مومنوں کی معراج بتایا گیا ہے اسی کی روشنی میں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ:

جب وہ (مومن) نماز پڑھے تو اس طرح کہ گویا انوار و تجلیات کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ (دلیل العارفین)

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نماز کے ساتھ روزہ اور حج کی بھی بڑی تاکید فرمایا کرتے اور آپ خود صائم الدھر (ہمیشہ روزہ دار) رہے اور آپ نے خانہ کعبہ کی زیارت بھی بکثرت کی ہے۔ (سیرت خواجہ غریب نوازؒ 263 تا 274)

لباس مبارک

آپ کا لباس مبارک جامہ دو تائی تھا‘ یہ بخیہ کیا ہوا تھا‘ جب حضرت قطب

الدین بختیار کا کی نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور آپ نے انہیں خلافت سے نواز اتو وہ لباس مبارک حضرت قطب الاقطاب کو عطا فرمایا بعد ازاں وہی دو ہر لباس قطب الاقطاب نے حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کو اور حضرت بابا فرید نے حضرت شیخ المشائخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو اور شیخ المشائخ نے حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمایا۔

جب کوئی کپڑا کہیں سے پھٹ جاتا تو جس قسم کا بھی پاک کپڑا ملتا آپ بلا تا مل اس کا پیوند لگا لیتے تھے۔ آپ کا لباس اکثر پیوند دار ہوتا تھا۔ (تاریخ فرشتہ جلد دوم۔ تذکرہ اولیاء ہند۔ مسالک السالکین جلد دوم بحوالہ معین الارواح) (سیرت خواجہ غریب نوازؒ۔ 282)

تعلیمات و ملفوظات

سلطان الہند خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ نامی کتاب میں دلیل العارفین کے حوالہ سے آپ کے ملفوظات و تعلیمات بیان کئے گئے اختصار و تلخیص کرتے ہوئے اس میں سے چند ارشادات عالیہ درج کئے جاتے ہیں۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا مشن دین حق کی روشنی پھیلانا اور گم گشتہ راہ ہدایت افراد کو صراط مستقیم کی دعوت دینا طالبان معرفت کو سلوک و تصوف کے منازل طے کرانا، دلوں کے زنگ دور کرنا اور تزکیہ نفس کی تلقین فرمانا تھا، چنانچہ آپ کی مجالس رشد و ہدایت، تعلیم و تلقین، تربیت اخلاق اور تہذیب نفس کی درس گاہ ہوا کرتی تھیں، خاص

خاص موقعوں پر خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے جو ملفوظات و ہدایات فرمائیں آپ کے خلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ نے دلیل العارفین میں بعض مجلسوں کے ارشادات کو جمع فرمایا، یہ کتاب آج بھی رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ اس مجموعہ میں مختلف دینی مسائل اور صوفیانہ رموز مثلاً طہارت، نماز، روزہ، حج، صدقہ، شریعت، حقیقت، طریقت، محبت الہی، عشق الہی، معرفت الہی، عذابِ قبر، گناہ کبیرہ، عبادت اہل سلوک، دوزخ، سورتوں کے فضائل، کشف و کرامات، صحبت نیک و بد، توکل، توبہ، تجرید کے موضوعات پر جامع و بصیرت انگیز ارشادات و فرمودات ہیں۔

جن میں سے کچھ اقتباسات ذکر کئے جا رہے ہیں:

پیر مرید کو سنوارنے والا ہوتا ہے

..... آپ نے فرمایا: جس نے کچھ پایا، خدمت سے پایا، پس لازم ہے کہ پیر کے فرمان سے ذرہ برابر تجاوز نہ کرے، نماز، تسبیح، اوراذ وغیرہ کی بابت پیر اس سے جو کچھ فرمائے گوش ہوش سے سنے اور اسے بجالائے تاکہ کسی مقام پر پہنچ سکے، کیونکہ پیر مرید کو سنوارنے والا ہے، پیر جو کچھ فرمائے گا وہ مرید کے کمال کے لئے ہی فرمائے گا۔ (دلیل العارفین ص: 2)

با وضو سونے کی برکت

..... آپ نے فرمایا: عارف اہل فضل ہیں اور وہ دوست کی محبت میں مستغرق ہیں، کہ جب آدمی رات کو با طہارت سوتا ہے تو حکم ہوتا ہے کہ فرشتے اس کے ہمراہ رہیں، وہ صبح تک اللہ تعالیٰ سے یہی التجا کرتے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس بندہ کو بخش

دے، کیونکہ یہ با طہارت سویا ہے۔ (دلیل العارفین ص: 3)

عارف کسے کہتے ہیں؟

..... آپ نے فرمایا: عارف اس شخص کو کہتے ہیں جو تمام جہاں کو جانتا ہو اور عقل سے لاکھوں معنی پیدا کر سکتا ہو اور بیان کر سکتا ہو اور محبت کے تمام دقائق کا جواب دے سکتا ہو اور ہر وقت بحر میں تیرتا رہے تاکہ اسرار الہی و انوار الہی کے موتی نکالتا رہے اور دیدہ و رجوہریوں کے رو برو پیش کرتا رہے۔ (دلیل العارفین ص: 4)

نماز بندوں کے لئے خدا کی امانت

..... آپ نے فرمایا: کہ نماز مؤمن کی معراج ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا کہ الصلوٰۃ معراج المؤمنین۔ اس کے بعد فرمایا کہ نماز ایک راز ہے جو بندہ اپنے پروردگار سے کہتا ہے، چنانچہ حدیث میں آیا ہے: المصلیٰ یناجی ربہ نماز پڑھنے والا اپنے خدا سے راز کہتا ہے۔ نماز بندوں کے لئے خدا کی امانت ہے، پس بندوں کو چاہئے کہ اس کا حق اس طرح ادا کریں کہ اس میں کوئی خیانت پیدا نہ ہو۔ (دلیل العارفین ص: 8)

نماز دین کا ستون

..... آپ نے فرمایا: نماز دین کا رکن ہے اور رکن ستون ہوتا ہے، پس ستون قائم ہو گیا تو مکان بھی قائم ہو گیا۔ (دلیل العارفین ص: 9)

بھوکے کو کھانا کھلانے کی فضیلت

..... آپ نے فرمایا: جو بھوکے کو کھانا کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور جہنم کے درمیان سات پردے حائل کر دے گا۔

جھوٹی قسم پر وعید

..... آپ نے فرمایا: جس نے جھوٹی قسم کھائی گویا اس نے اپنے خاندان کو ویران کر دیا، ادھر سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔

محبت کا اعلیٰ درجہ

..... آپ نے فرمایا: محبت میں صادق وہ ہے جس پر شوق و اشتیاق اس قدر غالب ہو کہ سو ہزار شمشیریں اس کے سر پر ماریں تب بھی اس کو خبر نہ ہو۔

بلند رتبہ عاشق

..... آپ نے فرمایا: دوستی مولا میں وہ شخص سچا ہوتا ہے کہ اگر اس کا جسم ذرہ ذرہ کر دیا جائے اور آگ میں جلا کر خاکستر کر دیا جائے تو بھی دم نہ مارے۔
(دلیل العارفین ص: 16)

مسلمان کو تکلیف دینے کا انجام

..... آپ نے فرمایا: اس سے بڑھ کر کوئی گناہ کبیرہ نہیں کہ مسلمان بھائی کو بلا وجہ ستایا جائے، اس سے خدا و رسول دونوں ناراض ہوتے ہیں۔ (دلیل العارفین، ص: 17)

..... آپ نے فرمایا: گناہ تم کو اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتا جتنا مسلمان بھائی کو ذلیل و رسوا کرنا نقصان پہنچاتا ہے۔ (دلیل العارفین - م: 9)

کلام الہی کی عظمت

..... آپ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کا نام سنے یا کلام اللہ سنے اور اس

کا دل نرم نہ ہو اور پیت الہی سے اس کا اعتقاد و ایمان زیادہ نہ ہو تو گناہ کبیرہ ہے۔
(دلیل العارفین ص: 18)

پانچ چیزوں کو دیکھنا عبادت

..... آپ نے فرمایا: پانچ چیزوں کو دیکھنا عبادت ہے:

(۱) اپنے والدین کے چہرے کو دیکھنا حدیث میں ہے، جو فرزند اپنے والدین کا چہرہ دیکھتا ہے اس کے نامہ اعمال میں حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

(۲) کلام مجید کا دیکھنا۔

(۳) کسی عالم بزرگ کا چہرہ عزت و احترام سے دیکھنا۔

(۴) خانہ کعبہ کے دروازے کی زیارت اور کعبہ شریف دیکھنا۔

(۵) اپنے پیر و مرشد کے چہرے کی طرف دیکھنا اور خدمت میں مصروف رہنا۔ (دلیل العارفین ص: 20 تا 22)

احکام الہی بجالانے کی تلقین

..... آپ نے فرمایا: کون سی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی قدرت میں نہیں ہے مومن کو چاہئے کہ احکام الہی بجالانے میں کمی نہ کرے پھر جو کچھ چاہے گال جائے گا۔ (دلیل العارفین ص: 24)

سورہ فاتحہ سورہ شفا

..... آپ نے فرمایا: سورہ فاتحہ تمام دردوں اور بیماریوں کے لئے شفا ہے، جو بیماری کسی علاج سے درست نہ ہو وہ صبح کی نماز کے سنت اور فرض کے درمیان اکتالیس مرتبہ بسم اللہ کے ساتھ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے سے دور ہو جاتی ہے۔ حدیث

میں ہے: الفاتحة شفاء من كل داء۔ (دلیل العارفین ص: 29)
رات کے تین حصے

..... آپ نے فرمایا: رات کے تین حصے کرے: پہلا حصہ نماز میں گزارے دوسرا تہجد میں جس کے بارے میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ نماز ہمارے لئے فرض ہے یہ چار سلام سے ادا کرے اور جس قدر قرآن شریف یاد ہو پڑھے، پھر تھوڑی دیر سو جائے، پھر اٹھ کر تازہ وضو کرے اور صبح کاذب تک یاد الہی میں مشغول رہے۔ (دلیل العارفین ص: 36)
دنیا سے کنارہ کشی

..... آپ نے فرمایا: جس نے خدا کو پہچان لیا اگر وہ خلق سے دور نہ بھاگے تو سمجھ لو کہ اس میں کوئی نعمت نہیں۔ (دلیل العارفین ص: 9)
..... آپ نے فرمایا: عارف وہ شخص ہوتا ہے جو کچھ اس کے اندر ہو اسے دل سے نکال دے تاکہ اپنے دوست کی طرح یگانہ ہو جائے، پھر اللہ تعالیٰ اس پر کسی چیز کو مخفی نہ رکھے گا اور وہ دونوں جہاں سے بے پروا ہو جائے گا۔ (دلیل العارفین ص: 9)

..... آپ نے فرمایا: عارف دنیا کا دشمن ہوتا ہے اور مولیٰ کا دوست چونکہ وہ دنیا سے بیزار ہوتا ہے اور غلو، عشق اور حسد کی اسے خبر نہیں ہوتی۔ (دلیل العارفین ص: 49)
تین خصلتوں سے محبت الہی کا سبب

..... آپ نے فرمایا: میں نے اپنے پیرومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ اگر کسی شخص میں تین خصلتیں پائی جائیں تو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ اُسے دوست رکھتا ہے، وہ تین چیزیں سخاوت، شفقت اور تواضع - سخاوت دریا جیسی، شفقت مانند آفتاب، تواضع زمین کی سی۔ (دلیل العارفین ص: 9)

صحبت کا اثر

..... آپ نے فرمایا: نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر ہے اور بروں کی صحبت برے کام سے بری ہے۔ (دلیل العارفین ص: 46)
تین اشخاص سب سے بہتر

..... آپ نے فرمایا: دنیا میں سب سے بہتر تین اشخاص ہیں: (۱) عالم جو اپنے علم سے بات کہے۔ (۲) جو حرص نہ رکھے (۳) وہ عارف جو ہمیشہ دوست کی تعریف و توصیف کرے۔ (دلیل العارفین ص: 48)
سچی محبت

..... آپ نے فرمایا: محبت میں صادق وہ ہے جو خویش و اقربا سے قلبی علاقہ قطع کر کے اللہ و رسول سے تعلق پیدا کرے، محبت وہ شخص ہے جو کلام الہی کے حکم پر چلے اور حب الہی میں صادق ہو۔ (دلیل العارفین ص: 52)

عارف صادق

..... آپ نے فرمایا: سچا عارف وہ ہے جس کی ملکیت میں کوئی چیز نہ ہو اور نہ ہی وہ کسی کی ملکیت ہو۔ (دلیل العارفین ص: 52)

عارفوں کا توکل

..... آپ نے فرمایا: عارفوں کا توکل یہ ہے کہ ان کا توکل خدا کے سوا کسی پر نہ ہو اور نہ کسی چیز کی طرف توجہ کریں۔ (دلیل العارفین ص: 53)

سعی توبہ کا مفہوم

..... آپ نے فرمایا: توبہ النصوح میں تین باتیں ہیں: اول: کم

کھانا روزے کے لئے۔ دوم: کم سونا طاعت کے لئے۔ سوم: کم بولنا دعا کے لئے۔ پہلے سے خوف، دوسرے اور تیسرے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ (دلیل العارفین: ص 57)

عارف کی مثال

..... آپ نے فرمایا: عارفین آفتاب کی مانند ہیں جو دنیا پر چمکتے ہیں اور سارا جہاں ان کے نور سے روشن ہوتا ہے۔ (مراۃ الاسرار- 608)

..... آپ نے فرمایا: عارف آفتاب کی طرح ہوتا ہے جو سارے جہاں کو روشنی بخشتا ہے، جس کی روشنی سے کوئی چیز خالی نہیں رہتی۔ (دلیل العارفین: ص 57)

اہل طریقت کے لئے دس شرطیں

..... آپ نے فرمایا: اہل طریقت کے لئے دس شرطیں لازم ہیں:

(۱) طلب حق (۲) طلب مرشد (۳) ادب - (دلیل العارفین: ص 58) (۴) رضا (۵) محبت و ترک فضول (۶) تقویٰ (۷) استقامت شریعت (۸) کم کھانا، کم سونا (۹) خلق سے تنہائی اختیار کرنا (۱۰) روزہ و نماز۔ (بحوالہ معین الہند- ص: 186)

اہل حقیقت کے لئے دس شرطیں

..... آپ نے فرمایا: اہل حقیقت کے لئے بھی دس شرطیں لازم ہیں:

(۱) معرفت میں کامل ہونا اور خدا رسیدہ ہونا (۲) نہ خود رنجیدہ ہونا نہ رنجیدہ کرے کسی کی بدی کا خیال نہ کرے (۳) حق تعالیٰ کی راہ دکھائے اور خلق کو ایسی بات بتائے جس میں دنیا و آخرت کا فائدہ ہو (۴) تواضع (۵) عزلت (۶) ہر شخص کو عزیز و محترم جانے اور اپنے کو سب سے حقیر اور کم تر شمار کرے (۷) تسلیم و رضا (۸) ہر درد و رنج میں

صبر (۹) سوز گداز، عجز و نیاز (۱۰) قناعت توکل (بحوالہ معین الہند- ص: 186 تا 187)

مرید کی ثابت قدمی

..... ایک مرتبہ آپ سے پوچھا گیا کہ مرید ثابت قدم کب ہوتا ہے؟

آپ نے فرمایا: وہ اس وقت ثابت قدم ہوتا ہے جبکہ اعمال بد لکھنے والا فرشتہ بیس سال تک اس کے نامہ اعمال میں گناہ نہ لکھے۔ (سیر الاولیاء- 55)

محبت کی علامت

..... اہل محبت کی علامت کے بارے میں آپ نے فرمایا: ذات حق کا مکمل مطیع ہونا، ڈرتے رہنا کہ کہیں اپنی بارگاہ سے دور نہ کر دے۔ (سیر الاولیاء- 55)

شقاوت کی علامت

..... شقاوت کی علامت یہ ہے کہ گناہ بھی کرو اور یہ امید رکھو کہ تم مقبول رہو گے۔ (سیر الاولیاء- 55)

پسندیدہ صفات

..... اللہ تعالیٰ کے پاس سب سے زیادہ محبوب کون سی صفات ہیں؟

فرمایا (1) غمگین افراد کی فریاد سننا (2) مسکینوں کی حاجت پوری کرنا اور (3) بھوکوں کو کھانا کھلانا۔

سخاوت کا بدلہ

..... آپ نے فرمایا: جس کسی نے نعمت پائی وہ سخاوت کی بدولت پائی۔ (سیر الاولیاء- 56)

معمر کہ کربلاء سے متعلق امام عالی مقام کی حقانیت و صداقت کو ظاہر کرتے ہوئے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اہل اسلام کو یہ پیغام دیا ۔

شاہ است حسین بادشاہ است حسین
 دین است حسین دیں پناہ است حسین
 سرداد نہ داد دست در دست یزید
 حقا کہ بناء لا الہ است حسین

وصال مبارک

حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی مساعی جمیلہ اور استقامت کی برکت سے ظلمت کدہ کفر، انوارِ توحید و رسالت سے جگمگانے لگا، آپ نے تمام مخلوق خدا پر شفقت و محبت، رافت و رحمت کے پھول برسائے، آپ محبت خدا اور رسول کا درس دیتے رہے، جب سفر آخرت کا وقت آیا تو چند اولیاء اللہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ ارشاد فرما رہے ہیں: اللہ کے دوست معین الدین سحری آرہے ہیں، ہم ان کے استقبال کیلئے آئے ہیں۔

وصال کے وقت آپ کی جبین اقدس پر نورانی تحریر جگمگا رہی تھی: ”حبیب اللہ مات فی حب اللہ“ یہ اللہ کے محبوب ہیں جو محبت الہی میں وصال کر گئے۔

آپ کی ذات مبارکہ سے بلا لحاظ مذہب و ملت سبھی اکتساب فیوض و برکات کیا کرتے ہیں، آپ کا وصال مبارک 6 رجب المرجب 627ھ 21 مئی 1230ء بروز دوشنبہ ہوا۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی وَبَارَكَ وَسَلَّم عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.



